رجسٹرڈ ای پی نمبر ۲

REGD E.P. NO 67

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح
سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ "
ممالک غیر ۵۰-۷ "
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ | ۱۱ شہادت ۱۳۳۶ ھش | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۶ ھ | ۱۱ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ - ۶ اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"نقرس کے درد میں پہلے سے کمی ہے مگر ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے رمضان المبارک کے ایام میں خاص طور پر التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب کی صحت کاملہ کیلئے بھی دوست دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید کا درس مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل دے رہے ہیں۔ درس روزانہ ایک پارہ کا نماز ظہر سے عصر تک ہوتا ہے۔ اور نماز تراویح بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں حافظ الہ دین صاحب اور تہجد کے وقت مسجد مبارک میں حافظ سخاوت علی صاحب پڑھاتے ہیں۔

۹ اپریل۔ آج مولوی عبد القادر صاحب طوہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک لمبی عمر والی اور خادمۂ دین بنائے۔ آمین

ہمیں دنیا کو اسلام کی صحیح تصویر سے روشناس کرانا ہے تاکہ جہالت و تاریکی سے نجات ملے

صاحبزادہ مکرم و محترم مرزا وسیم احمد فرزند امام جماعت احمدیہ کی بصیرت افروز تقریر

حیدر آباد ۱۵ فروری۔ خدا تعالےٰ کا ہم جس قدر بھی شکر بجا لائیں وہ کم ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر ہم کو از سر نو اسلام سکھایا۔ مکرم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرزند امام جماعت احمدیہ نے مدینہ بلڈنگ کمپاؤنڈ میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ پروردگار اندر ہی اندر دنیا کو اسلام کی طرف لا رہا ہے۔ ہمیں چاہئے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا کو اسلام کی صحیح تصویر سے روشناس کرائیں۔ اور اپنے عمل سے دنیا کو گرویدۂ اسلام بنائیں تاکہ اللہ کی مخلوق جو تاریکی میں ہے اسے ہم اجالے میں لا سکیں۔ صاحبزادہ موصوف کے بعد مولوی کریم اللہ صاحب ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس نے انگریزی میں سیرت نبوی پر جامع تقریر فرمائی۔ جس میں آنحضور کی سیرت طیبہ کو قرآنی تعلیم کے آئینہ میں پیش فرمایا۔ آپ کے بعد مولانا مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی (کرناٹک) نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایک رسمی مسلمان کو حقیقی معنوں میں مسلمان بنائیں۔ مولانا محمد سلیم مبلغ کلکتہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ دوسرے مذاہب کو ماننے والے جب اپنے مذہب سے برگشتہ ہوتے ہیں۔ تو ترقی کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان جب تک اپنے آپ کو حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بناتا ترقی نہیں کر سکتا۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ نے تبلیغ حق کے متعلق بیان فرمایا۔ اور یہ اعلان کروایا کہ افادۂ عوام کے لئے آپ کی تقریر کتابی صورت میں شائع کر دی گئی ہے۔ جو ہر کس و ناکس کو ایک پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت بھیج دی جائے گی۔ آخر میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین جلسہ کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے گھروں کو جا کر سنجیدگی سے احمدیت کے متعلق تحقیق کریں۔ اور خدا سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان پر صداقت کے دروازے کھول دے۔ دعا پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

منقول از اخبار انگار ۱۶ فروری ۱۹۵۷ء حیدر آباد۔

مرسلہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری

اعلان

"مکرم پی پی عبد الرحیم صاحب کویا کی درخواست پر انہیں مقامی مشن ہاؤس کے لئے مبلغ ڈھائی صد روپیہ /۲۵۰ روپے کی رقم ارد گرد کی جماعتوں سے فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ اس کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔ عبد الرحیم صاحب کویا کو صرف ایسے افراد سے چندہ حاصل کرنے کی اجازت ہوگی جو بقایا دار نہ ہوں"

ناظر بیت المال قادیان

اعلان

اشتہارات، چندہ کی ترسیل اور اخبار کی خریداری کے بارہ میں خط و کتابت مینیجر سے فرمائی جائے۔ اور اشاعت مضامین کے بارہ میں ایڈیٹر سے۔ اور مینیجر سے خط و کتابت فرماتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ (مینیجر بدر)

رمضان المبارک

مخلصین کی روح کو جلا اور پاکیزگی بخشنے والا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ بے شک روزوں کا حکم پہلی امتوں کو بھی دیا گیا تھا۔ لیکن جس کامل طریق اور عمدہ رنگ میں اسلامی تعلیمات میں اس کو شامل کیا گیا ہے۔ وہ روحانی اور جسمانی اور انفرادی اور اجتماعی اعتبار سے بہت ہی احسن اور پسندیدہ ہے۔

اسلامی شریعت میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان خواہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر ماہ رمضان کے روزے رکھے جو شخص عارضی طور پر بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ سال کے دوران میں دوسرے ایام میں روزے پورے کرے مستقل طور پر بیمار رہنا بیت کمزور بوڑھوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ حسب استطاعت روزوں کے عوض تیس دن کا کھانا بطور فدیہ کے غرباء و مساکین کو کھلا دیں۔ روزے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔ روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کھانے۔ پینے اور شہوانی جذبات کی تسکین سے بچے۔ نیز گالی گلوچ۔ غیبت۔ جھوٹ۔ لڑائی جھگڑے اور ہر قسم کے گناہوں سے پرہیز کرے۔ روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے سے نہیں ہوتا۔

روزے سے ہم کو بہت سے سبق ملتے ہیں اسی سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ سب بنی نوع انسان۔ امیر و غریب۔ بڑے اور چھوٹے خدا تعالےٰ کی نظر میں برابر ہیں۔ جب ایک امیر روزہ دار بھوک و پیاس کی شدت محسوس کرتا ہے تو اس کو اپنے مفلس اور نادار بھائیوں کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کو دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی بھوک اور پیاس برداشت کر کے صبر کا اجر خدا تعالےٰ سے پاتا ہے۔ روزہ کی حالت میں جب ایک مخلص مومن محض خدا تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر جائز اور حلال چیزوں کے استعمال سے رکتا ہے تو اس کو ناجائز اور حرام چیزوں سے باز رہنے کی بدرجہ اولیٰ توفیق ملتی ہے۔ روزوں سے انسان کے جذبات کنٹرول میں آتے ہیں۔ اور اس کی روح میں جلا اور صفائی پیدا ہوتی ہے ماہ رمضان میں عبادات اور ذکر و فکر کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت میسر آتا ہے مالی بچت بھی ہوتی ہے اور صحت پر بھی اچھا اثر پڑتا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان نظام کا پابند بن جاتا ہے۔ اور اس کی اخلاقی حالت درست ہوتی ہے۔

حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "ہر عمل کی کوئی نہ کوئی جزا ہے اور روزے کی جزا میں خود ہوں۔" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کے لئے کوئی زکوٰۃ مقرر ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ مومن جو ماہ رمضان کے سب روزے پوری شرائط اور خلوص سے رکھ کر اپنے پیارے اور رحیم خدا کا قرب اور وصال حاصل کرتے ہیں اور اس کے حضور دعائیں اور التجائیں کر کے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اسلام اور احمدیت جو اس وقت خدا تعالےٰ کی خاص نصرت اور مدد کے محتاج ہیں کے لئے گریہ و زاری سے دعائیں کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کے حضور ان کا بلند مقام اور اجر ہے اور وہی اس کے پسندیدہ اور چنیدہ بندوں میں شامل ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ان برگزیدہ اور مقبول بندوں میں شامل کرے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

طغلوالہ ہائی سکول کے طلباء کو الوداعی پارٹی

قادیان مورخہ ۵ کو طغلوالہ ہائی سکول کے طلباء کو احمدیہ جماعت کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ طغلوالہ ہائی سکول کے ۱۵ طلباء قادیان سنٹر میں میٹرک کا امتحان دینے کے لئے یہاں آئے ہوئے تھے۔ اور جماعت احمدیہ نے ان کو رہائش کے لئے اپنے سکول کے بورڈنگ میں جگہ دی تھی۔ آج امتحان سے فارغ ہو کر انہوں نے واپس اپنے گھروں کو جانا تھا۔ اس موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے تعاون سے ان کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں علاوہ طلباء کے انکے نگران اساتذہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ اور مقامی کالج اور شہر کے بعض معززین بھی بلائے گئے۔

اس تقریب میں جماعت کی طرف سے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی، مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوۃ و تبلیغ، مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نیز سلسلہ کے بعض دیگر ذمہ دار افراد شریک ہوئے۔ جماعت کی طرف سے الوداعی ایڈریس دیا گیا یہ ایڈریس مولوی برکات احمد صاحب راجیکی نے تحریر فرمایا اور مکرم چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے نے پڑھ کر سنایا۔

اس میں طلباء کو آئندہ زندگی میں پیش آنے والے امور کے متعلق مفید نصائح کی گئیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس واقعہ والی تعلیم کا ذکر کیا گیا جس میں زندہ خدا کی زندہ اور پُر عظمت تجلیات کا ذکر کرتے ہوئے طلباء کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ زندگی کی مشکل منازل کو طے کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرنا سیکھیں یہ وہ ذریعہ ہے کہ جو دوسرے اسباب کے ناکام ہونے پر کامیاب ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی دستگیری سے ناممکن باتیں ممکن ہو جاتی ہیں۔

جناب سردار رام سنگھ صاحب ایم۔ اے کی تقریر

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب سردار رام سنگھ صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر طغلوالہ ہائی سکول نے فرمایا۔

"احمدیہ جماعت سے طغلوالہ ہائی سکول کے پرانے اور خوشگوار تعلقات ہیں۔ جب ہمارا سکول یونیورسٹی سے recognised نہ ہوا تھا۔ اور طلباء کو پرائیویٹ طور پر امتحان میں شامل ہونے کے لئے کسی معتمد سکول کے ہیڈ ماسٹر کی تصدیق کی ضرورت پڑی۔ تو ہم نے لاہور تک کوشش کی لیکن کسی ہیڈ ماسٹر نے ہماری درخواست کو قبول نہ کیا۔ آخر ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب مولوی محمد الدین صاحب سے ملتجی ہوئے۔ انہوں نے بخوشی ہمارے طلباء کے فارموں پر تصدیق کی اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت ہو میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ آج طغلوالہ کا ہائی سکول جس حالت میں ہے یہ احمدیہ جماعت کا مرہون منت ہے اور ہم اس احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتے جماعت احمدیہ اور اس کے بانی نے ہمارے اوپر بحیثیت ہمسایہ کے اور بھی بہت سے احسان کئے ہیں۔

آپ نے سکھ تاریخ سے سکھ مسلم اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سکھوں اور مسلمانوں کا اٹوٹ تعلق ہے۔ ہم شری بابا نانک اور رائے بولار اور مردانہ کے تعلقات کو فراموش نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بدھو شاہ۔ انی خاں اور بنی خاں کے واقعات ہمارے دلوں میں آج بھی پریم بھرا اخیر پیدا کرتے ہیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ اس وقت بھی جبکہ ہم نے اپنے طلباء کو قادیان میں ٹھہرانے کے لئے دوڑ دھوپ کی تو کسی نے ہماری مدد نہ کی۔ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جو اس آڑے وقت میں کام آئی۔ اور اپنی دقتوں کے باوجود ہمارے طلباء کو رہائش کے لئے جگہ دی۔ ہم اس احسان کو کبھی نہیں بھول سکتے۔"

آخر میں آپ نے فرمایا کہ دعا کے جو طریق ایڈریس میں بتایا گیا ہے۔ یہی مذہب کی جان ہے اور کامیابی کی کلید اور طلباء کو یہ اہم اور کار آمد نصیحت کی گئی ہے جس پر ان کو عمل کرنا چاہیئے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر

سردار رام سنگھ صاحب کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں طلباء کو کار آمد نصائح میں اور اپنے خاندان کے سکھوں کے ساتھ تعلقات کا ذکر کیا۔

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے ہی وجود میں آئی ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جماعت میں داخل ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی رکھی ہے کہ بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کی جائے۔ سو ہم اس حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ہم معذرت کرتے ہیں۔ کہ مجبوری کے حالات میں ہم سے آپ کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ ہو گئی ہو۔

اس تقریب میں نظم یونس احمد صاحب اسلم نے پڑھی اور تلاوت مکرم حافظ سخاوت علی صاحب نے فرمائی۔

روزہ کی افطاری کے وقت جملہ حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام تقریب نہایت عمدگی سے سرانجام پذیر ہوئی۔ اور طلباء پر اس کا گہرا اثر پڑا۔ اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے طلباء کے لئے انگریزی اور گورمکھی کی کتب کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن

بابت دسمبر و جنوری ۱۹۵۷ء

ان دو مہینوں میں مجلس کے چھ تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں ممبران مجلس سے نماز کا سبق قائد صاحب نے سنا۔ منصب خلافت کے امتحان کے لئے ممبران کو تحریک کی گئی۔ اور اسی کتاب کا درس بھی دیا گیا۔ دوسرے اجلاس میں قائد صاحب نے تمام ممبران کو نماز با ترجمہ سیکھنے کی تاکید کی۔ اور یہ پروگرام بتایا کہ جب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دورہ پر تشریف لائیں گے تو نماز با ترجمہ یاد کرنے والوں کے انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ تیسرے اجلاس میں منصب خلافت کا درس دیا گیا۔ چوتھے اور پانچویں اجلاس میں منصب خلافت کے امتحان کی تیاری کے لئے خدام کا ٹیسٹ لیا گیا اور درس بھی دیا گیا۔ چھٹے اجلاس میں کتاب منصب خلافت کا باقاعدہ امتحان ہوا۔ جس میں بارہ خدام نے شرکت کی۔

تمام اجلاسات میں عہدنامہ دہرایا جاتا رہا۔

مسیح الدین معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔

دعائے مغفرت

عدن میں چند سال قبل ایک عرب شیخ عبداللہ شوقی داخل احمدیت ہوئے۔ اخلاص میں اتنی ترقی کی کہ جماعت عدن کے امام مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنے اکلوتے لڑکے محمود شوقی کو وقف کر کے تعلیم کے لئے ربوہ بھیج دیا۔ اب موصوف کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

حاجی محمد الدین تہالوی درویش قادیان

تصحیح اخبار بدر مورخہ ۴ اپریل میں دوا خانہ رحیمیہ کا اشتہار اکسیر سیل کی بجائے اکسیر شباب سہو کتابت کی وجہ سے چھپ گیا ہے احباب درست فرمالیں۔

وزیر اعظم گولڈ کوسٹ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ کا تار

غانا کی آزاد و خود مختار مملکت کے قیام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو وزیر اعظم گولڈ کوسٹ کے نام مبارکباد اور دعا کا جو پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"میں اپنی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کو اور آپ کے ملک کے عوام کو حصول آزادی کی تقریب پر مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کے ملک کی مسلسل اور ہر آن بڑھنے والی خوشحالی اور ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں۔

آپ کے ملک کے ساتھ میرا لگاؤ اور دلچسپی محض رسمی نہیں ہے۔ بلکہ خلوص پر مبنی ہے۔ کیونکہ آپ کے ملک کے قریب ایک لاکھ باشندے احمدی ہیں۔ اور وہاں کے بہت سے طلباء سلسلہ احمدیہ کے مرکز میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ مستقبل قریب میں جماعت احمدیہ آپ کے ملک طول و عرض میں اور بھی سرعت کے ساتھ پھیلے گی۔

اور وہ ہر شعبۂ زندگی میں اس ملک کو آگے بڑھانے اور ترقی دینے میں نمایاں حصہ لے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے ملک کی مدد فرمائے۔ آمین۔

امام جماعت احمدیہ ربوہ"

خطبہ جمعہ

تاریخ اسلامی کا ایک ایک واقعہ آیات مبینہ سے ہے جو حقیقت حال کو سامنے رکھ دیتا ہے

فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا
لقد انزلنا اٰیٰتٍ مبیّنٰتٍ واللّٰہ
یھدی من یشاء الیٰ صراطٍ مستقیم
(نور ع ۶)
یعنی ہم نے ایسی آیتیں اتاری ہیں جو

حقیقت حال

کو کھول کر رکھ دیتی ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب ایسی باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو زیادہ تر غیب میں ہوتی ہیں۔ اس لئے وہی مذہب انسان کو فائدہ دے سکتا ہے جس میں آیات بینات ہوں یعنے ایسے نشان ہوں۔ جو کہ غیب کو کھول کر رکھ دیں اور چھپی ہوئی باتوں کو ظاہر کر دیں۔ اگر غیب غیب ہی رہے اور چھپی ہوئی بات ظاہر نہ ہو۔ تو پھر مذہب نے کیا فائدہ دیا؟ جہاں تک غیب کی باتوں کا سوال ہے سارے لوگوں کے لئے وہ غیب ہی غیب ہے۔ ظاہر ہوتا یا نہ ہوتا وہ غیب ہی ہوتا۔ مثلاً

اللہ تعالیٰ کی ہستی

اور اس کی توحید غیب میں تھی۔ اگر مذہب نہ آتا تب بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید غیب میں ہی رہتی۔ مذہب کا فائدہ تو تبھی ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو غیب سے نکال کر ظاہر میں ہمارے سامنے رکھ دے۔ اگر وہ ایسا کر دے تب تو وہ مذہب ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ ایک بے فائدہ چیز ہے کہ جس کے آنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ اور جس کے نہ آنے سے ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کو کس طرح پورا کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمنوں میں سے ایک ہندہ بھی تھی۔ وہ اتنی شدید دشمن تھی۔ کہ

جنگ اُحد کے موقعہ پر

لوگوں کو شعر پڑھ پڑھ کر بھڑکاتی تھی۔ کہ جاؤ۔ اور اسلامی لشکر پر حملہ کرو۔ اور جب ایک خطرناک موقعہ مسلمانوں کے لئے آیا۔ تو اس نے کہا جو آدمی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

چچا تھے۔ اور ان سے اسے عداوت تھی کلیجہ نکال کر میرے پاس لے آئے۔ اس طرح ان کے کان کاٹ کر لے آئے۔ تو میں اسے انعام دوں گی۔ لوگوں میں یہ غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے کہ اس نے کلیجہ چبایا تھا کسی صحیح سند سے اس کا ثبوت معلوم نہیں ہوتا درحقیقت اس نے انعام مقرر کیا تھا۔ کہ جو شخص ان کا کلیجہ نکال کر لائے۔ اور کان کاٹ کر لائے۔ تو میں اس کو انعام دوں گی۔ گویا یہ ثبوت ہوگا کہ وہ ماتحت میں مارے گئے ہیں۔ جنگ کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ آپ کے چچا کی ایسی بے حرمتی کی گئی ہے تو طبعی طور پر آپ کے دل میں جوش آیا۔ اور آپ نے فرمایا میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ جب انہوں نے ابتدا کر دی ہے "اور

مسلمان شہداء

کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔ اور اس میں بتایا گیا کہ تمہیں اس قسم کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں اب دیکھو

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

کتنا حکمت والا تھا۔ ہندہ بے شک لڑائی کرنے والوں میں سے نہیں تھی۔ وہ پیچھے رہنے والی عورتوں میں سے تھی۔ جو مردوں کو لڑائی کے لئے اکساتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے۔ جو بعد میں اسلامی لڑائیوں میں مارے گئے یا مارے جانے کے قریب پہنچے اگر ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جاتا۔ جو ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے ساتھ کیا تھا۔ تو بعد میں جو نشانات ظاہر ہوئے وہ کیسے ظاہر ہوتے مثلاً انہی لوگوں میں ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھا۔ انہی لوگوں میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہی لوگوں میں عمرو بن عاص بھی تھے۔

فرض کرو

یہ سب لوگ مارے جاتے۔ اور ان کے ساتھ

وہی سلوک ہوتا۔ جو ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کے ساتھ کیا تھا۔ تو بعد میں ان لوگوں نے جو قربانیاں کیں۔ اور ان کی وجہ سے جو عزت اسلام کو پہنچی۔ وہ کیسے پہنچتی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا۔ کہ آپ کو مستقبل کا علم نہیں ہمیں مستقبل کا علم ہے۔ جن لوگوں پر آپ کو اس وقت غصہ آ رہا ہے۔ ان میں سے بعض مستقبل میں اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی مثال ہی لے لو۔ وہ ابوجہل کے بیٹے تھے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ ایک فرشتہ انگوروں کا ایک خوشہ آپ کے پاس لایا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ یہ خوشہ کس کے لئے لائے ہو۔ تو اس نے جواب دیا میں یہ خوشہ ابوجہل کے لئے لایا ہوں۔ آپ گھبرا گئے۔ اور اسی گھبراہٹ میں آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے کہا خدا تعالیٰ کا رسول اور خدا تعالیٰ کا دشمن کیا

ایک ہی صف میں

کھڑے ہیں۔ کہ اس کے لئے بھی جنت سے انگوروں کا خوشہ آ رہا ہے۔ اور اس کے لئے بھی جنت سے انگوروں کا خوشہ آ رہا ہے جب بعد میں عکرمہ مسلمان ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب میری خواب کی تعبیر مجھ پر کھل گئی ہے۔ ابوجہل سے مراد اس کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ تھا۔ جو اسلام لایا۔ پھر عکرمہ رضی اللہ عنہ اپنے اسلام میں اتنا ترقی کر گیا۔ کہ جب بعد میں عیسائیوں سے جنگیں ہوئیں۔ تو ایک موقعہ پر بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے صحابہ نے خیال کیا کہ یکدم دشمن کے قلب لشکر پر حملہ کیا جائے تاکہ وہ آئندہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ جو لوگ اس غرض کے لئے چنے گئے۔ ان میں عکرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے اس کام کے لئے اپنا نام پیش کیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جس طرح عقاب چڑیا پر جھپٹا مارتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ دشمن پر حملہ کر کے

قلب لشکر

پر پہنچ گئے۔ لیکن دشمن کا لشکر تعداد میں بہت زیادہ تھا۔ اور یہ لوگ صرف ۶۰ تھے۔ دشمن کا لشکر دس ہزار کا تھا۔ اس لئے یہ لوگ قلب لشکر میں تو پہنچ گئے۔ اور جرنیل مرعوب ہو کر بھاگ گیا۔ لیکن چونکہ یہ لوگ دس ہزار تلوار میں سے گذر رہے تھے۔ اس لئے زخمی ہو کر گر گئے۔ جب جنگ کے بعد مسلمان ان لوگوں کی خبر لینے کے لئے گئے۔ تو انہوں نے ان میں سے آٹھ دس زخمیوں کو میدان جنگ میں پڑے

پایا۔ باقی شاید دشمن کے دھکیلنے کی وجہ سے ادھر اُدھر ہو گئے تھے۔ بہرحال مسلمانوں نے ان میں سے

آٹھ دس آدمی زخمی

ہونے کی صورت میں میدان جنگ میں پڑے دیکھے۔ ملک گرم تھا۔ اور شاید وقت بھی گرمی کا تھا۔ اور پھر دس ہزار آدمیوں میں سے رستہ نکالنے اور تلواریں مارنے چلے جانے سے ان کے جسموں سے پسینہ بھی نکلا جس کی وجہ سے انہیں پیاس بڑی شدت سے لگی ہوئی تھی۔ زبانیں ان کی باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اور وہ پانی کے لئے تڑپ رہے تھے۔

ایک مسلمان سپاہی

نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا۔ اور پانی کی چھاگل لے کر ان کے پاس گیا۔ اور کہا آپ کو پیاس لگی ہوئی ہے پانی پی لیں۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ سے چھاگل لے لی۔ اور اس سے پانی پینے لگے۔ لیکن دوسری طرف نگاہ ڈالی۔ تو دوسرے مسلمان بھی پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے تھے۔ انہوں نے پانی کا کوئی قطرہ پئے بغیر چھاگل اس مسلمان سپاہی کو واپس کر دی اور کہا وہ دیکھو دوسرے مسلمان پیاس کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کے بارے مجھ سے زیادہ خدمت کی ہے اور اس کے لئے قربانیاں کی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ مجھ سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ وہ مسلمان سپاہی دوسرے زخمی مسلمان کے پاس گیا۔ اور اس سے پانی کے لئے کہا مگر اس نے بھی انکار کر دیا۔ اور کہا دوسرے زخمی مسلمان کو پانی پلاؤ۔ وہ مجھ سے زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ وہ اگلے مسلمان کے پاس گیا۔ لیکن اس نے بھی انکار کر دیا۔ اور دوسرے مسلمان کو پانی پلانے کے لئے کہا۔ الغرض وہ مسلمان سپاہی چھاگل لے کر ان میں سے ہر ایک کے پاس گیا۔ . . . . لیکن ان میں سے ہر ایک نے پہلے دوسرے کو پانی پلانے کے لئے کہا جب وہ آخری مسلمان کے پاس پہنچا۔ تو وہ مر چکا تھا۔ پھر وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی طرف واپس لوٹا تو ان کی جان بھی نکل چکی تھی۔

تو دیکھو یہ کتنی بڑی قربانی تھی جو عکرمہ رضی اللہ عنہ کی یہ دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان تھا۔ جب مسلمانوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ سنا ہوگا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک فرشتہ

انگوروں کا ایک خوشہ

لایا ہے۔ اور میں دریافت کیا کہ یہ خوشہ کس کے لئے ہے۔ تو اس نے جواب دیا یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ جس کی وجہ سے میں گھبرا گیا اور اس گھبراہٹ کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے کہا خدا تعالیٰ کا دشمن اور اس کا رسول برابر ہو سکتے ہیں؟

اور بعد میں انہوں نے یہ واقعہ دیکھا ہوگا کہ کس طرح عکرمہؓ نے خطرناک حالات میں اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ وہ پانی کے ایک قطرہ کے لئے تڑپتے ہوئے فوت ہو گئے۔ لیکن پانی کو اس لئے نہیں چھوا۔ کہ جب تک میرے دوسرے مسلمان بھائی سیر نہ ہو جائیں میں پانی نہیں پیوں گا۔ تو ان کا ایمان کس طرح بڑھا ہوگا۔ اور انہوں نے کہا ہوگا کہ عام طور پر تو عکرمہ رضؓ کا اسلام لانا ہی ناممکن تھا۔ اور پھر اس کا اسلام لانے کے بعد اتنی بڑی قربانی کرنا ناممکن تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رویا دکھایا تھا اس نے وہ پورا کر کے دکھا دیا۔ اور یہ واقعہ

آیات بینات

ہیں جسے دیکھ کر مسلمانوں کے ایمان خدا تعالیٰ پر اور اسلام کی سچائی پر اور زیادہ پختہ ہو گئے چونکہ لوگ تاریخ کے واقعات نہیں پڑھتے اس لئے انہیں معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ان میں سے بعض واقعات کو کیا اہمیت حاصل ہے۔ یہ تو بہتوں کو پتہ ہے کہ کس طرح عکرمہ رضؓ نے پیاس کی وجہ سے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ اور کہا کہ جب تک اس کے ساتھی سیر نہ ہو لیں وہ پانی نہیں پی سکتے۔ پھر ابوجہل کے واقعات کا بھی ان کو علم ہے۔ مگر اس بات کا بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ خود عکرمہؓ کے دل میں ایمان لانے سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کتنا بغض تھا۔ اور ایمان لانے کے بعد وہ آپ کی ذات تو الگ رہی۔ وہ آپ کے صحابہ رضؓ کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ نے فرمایا مسلمانوں کے ان بڑے بڑے دشمنوں کو جو انہیں تکلیف دیتے تھے گرفتار کیا جائے۔ اور قتل کیا جائے

فتح مکہؓ کے بعد

عکرمہؓ جان بچانے کے لئے حبشہ کی طرف بھاگ گئے۔ ان کی بیوی دل سے مسلمان ہو چکی تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور کہا یا رسول اللہ میرا خاوند عکرمہؓ جان کے خوف کے مارے اپنا ملک چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ اور حبشہ کی طرف چلا گیا ہے یا رسول اللہ کیا یہ اچھا ہے کہ آپ کے چچا کا بیٹا آپ کے ماتحت رہے یہ اچھا ہے۔ کہ وہ غیروں کی حکومت میں رہے آپ نے فرمایا۔ وہ بھاگا کیوں ہے۔ ہم نے تو اسے ملک سے باہر نہیں نکالا۔ عکرمہؓ کی بیوی نے کہا۔ یا رسول اللہ وہ جانتا تھا۔ کہ آپ نے بعض لوگوں کے قتل کا حکم دیا ہے۔ جو مسلمانوں کو دکھ دیا کرتے تھے۔ اور چونکہ وہ بھی مسلمانوں کو دکھ دیا کرتا تھا۔ اس لئے وہ جانتا تھا۔ کہ اگر وہ یہاں رہا۔ تو مارا جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا تو کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اسے قتل کیا جائے۔ اس نے مکہ سے بھاگ کر چلے جانے کی غلطی کی ہے عکرمہ کی بیوی نے کہا

یا رسول اللہ

اب اس کے واپس آنے کی اور تو کوئی صورت نہیں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ میں بندرگاہ پر خود جاؤں اور اسے سمجھا کر واپس لاؤں۔ کیا آپ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں میری طرف سے ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ عکرمہؓ کی بیوی نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ وہ ابوجہل کا بیٹا ہے۔ اور ابوجہل اپنی قوم کا سردار تھا۔ ابھی اسلام کی سچائی کا اسے علم نہیں۔ اس نے صرف یہی نشان دیکھا ہے۔ کہ آپ فاتح ہو گئے ہیں۔ اور مکہ والوں پر غالب آ گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ جان کے خوف کے مارے مکہ سے بھاگ گیا ہے۔ یا رسول اللہ میں بندرگاہ پر جا کر اس کو واپس آنے کے لئے کہوں گی۔ لیکن اگر اس نے یہ کہا کہ میں نے اسلام کو کبھی بھی قبول نہیں کرنا۔ ہاں اگر اس کی حقانیت میرے دل پر ظاہر ہو گئی۔ تو میں اسے قبول کروں گا۔ اس سے پہلے میں قبول نہیں کروں گا۔ تو یا رسول اللہ پھر کیا بنے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اسے کہہ دینا کہ اگر وہ اسلام قبول نہ بھی کرے۔ پھر بھی ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے۔ وہ اپنی مرضی سے اسلام قبول کرے تو کرے ہم اس پر کوئی جبر نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ بندرگاہ پر گئی

جہاز چلنے ہی والا تھا

اور اس طرح عکرمہؓ عرب کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار تھے۔ کہ پراگندہ سر اور پریشان بیوی ان کے پاس پہنچی۔ اور کہا۔ اے میرے چچا کے بیٹے (عرب عورتیں اپنے خاوند کو چچا کا بیٹا کہا کرتی تھیں) تو مجھے یہ بتا۔ کہ اپنی قوم کے آدمی کی غلامی میں رہنا اچھا ہوتا ہے۔ یا کسی غیر کی غلامی میں۔ عکرمہؓ نے کہا اپنی قوم کے کسی شخص کی غلامی میں رہنا بہر حال بہتر ہے۔ اس پر ان کی بیوی نے کہا۔ پھر تو حبشہ کو چلا ہے۔ حبشہ والے تو غیر ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اور ہم قوم ہیں۔ پھر اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے ہم مذہب نہیں۔ تو

حبشہ والوں کا مذہب

بھی تو اور ہے۔ تو کیوں اپنے ملک میں واپس نہیں چلا جاتا۔ عکرمہ رضؓ نے کہا۔ بیوی میں تو اس لئے بھاگا ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم) نے مجھے مار ڈالنا تھا۔ بیوی نے کہا۔ یہ بات غلط ہے۔ اور تمہاری بدظنی ہے۔ میں خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مل کر آئی ہوں۔ اور آپ نے کہا ہے۔ کہ میرا عکرمہ کو مارنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ وہ بے شک اپنے ملک میں واپس آ جائے۔ پھر اسے جو شبہ تھا۔ وہی ہوا۔ عکرمہ نے کہا۔ بیوی میں واپس تو چلا جاؤں۔ لیکن وہ مجھے مسلمان ہونے پر مجبور کریں گے۔ اور میں نے اسلام قبول نہیں کرنا۔ ہاں اسلام کی صداقت میرے دل پر واضح ہو گئی۔ تو مجھے اس کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ لیکن اس وقت کہ اسلام کی صداقت مجھ پر واضح ہو جائے میں اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم رہوں گا۔ اور وہ مجھے اس بات کی اجازت دے دیں تو میں واپس آ جاؤں گا۔ ورنہ نہیں۔ بیوی نے کہا۔ میں یہ بات بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرا آئی ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس پر کوئی جبر نہیں کریں گے وہ جس مذہب پر چاہے قائم رہے۔ ہم اسے ہرگز اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کریں گے اور یہ نہیں کہیں گے کہ وہ اپنا مذہب ترک کر دے۔ اور اس کے ساتھ

محبت کا سلوک

کریں گے۔ عکرمہ کو اپنی بیوی کی باتوں کی وجہ سے اطمینان ہو گیا۔ اور وہ مکہ واپس آ گیا۔ مکہ واپس آ کر عکرمہ نے اپنی بیوی سے کہا۔ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چل چنانچہ وہ انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے۔ تو عرض کیا۔ اے محمدؐ (ابھی رسول اللہ کہنے کی انہیں توفیق نہیں ملی تھی) میری بیوی میرے پاس گئی تھی۔ اور کہتی تھی کہ آپ نے کہا ہے عکرمہ بے شک واپس آ جائے ہم اسے قتل نہیں کریں گے۔ اور نہ اس کے کسی مقدور پر گرفت کریں گے۔ کیا یہ سچ ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تمہاری بیوی سچ کہتی ہے۔ عکرمہ نے پھر کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اسے کہا تھا۔ کہ واپس تو چلا جاؤں۔ مگر وہ مجھے مسلمان ہونے کے لئے مجبور کریں گے اور میں ابھی

اسلام کی صداقت

کا قائل نہیں۔ اس لئے میں اسلام قبول کر لینے کے لئے تیار نہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ اور میں نے اسلام قبول نہ کیا۔ تو پھر مجھے وہاں بھاگنا پڑے گا۔ تو میری بیوی نے کہا تھا۔ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بات کر آئی ہوں انہوں نے کہا ہے۔ کہ وہ بے شک جس مذہب پر چاہے رہے۔ ہم اسے کچھ نہیں کہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری بیوی ٹھیک کہتی ہے۔ میں نے یہی کہا تھا۔ عکرمہؓ نے کہا۔ پھر میں بے شک مشرک رہوں۔ اور اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم رہوں۔ آپ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ تم بے شک اپنے باپ دادا کے مذہب پر قائم رہو۔ ہم تمہیں مسلمان ہونے کے لئے مجبور نہیں کریں گے۔ تمہیں پوری آزادی دیں گے۔ اور تمہارے ساتھ حسن سلوک کریں گے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ عکرمہؓ کے دل میں اسلام کی صداقت آئی۔ جب اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ دیکھا۔ تو اس نے سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے رسول کے سوا ایسی بات کوئی نہیں کہہ سکتا۔ اور بے اختیار ہو کر کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

اللہ ایک ہے

اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور پھر شرم سے اپنا سر جھکا لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی حیا کی حالت کو دیکھ کر ان کے دل کی تسلی کے لئے فرمایا۔ عکرمہؓ ہم نے تمہیں صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس سے زائد یہ بات بھی ہے کہ ہم تمہیں بڑے بڑے انعامات دیں گے۔ عکرمہؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے انعاموں کی ضرورت نہیں۔ مجھے صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے۔ آپ خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ میں نے جو دشمنیاں آپ کی کی ہیں۔ وہ مجھے معاف کر دے۔ اس پر آپؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

اب دیکھو عکرمہ اتنا سخت بغیض دشمن اسلام تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اسلام لایا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے لئے نہیں۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے لئے نہیں۔ حضرت عمر رضؓ کے لئے نہیں بلکہ معمولی مسلمانوں کے لئے جنہوں نے عیسائیوں کے مقابلہ میں شہادت حاصل کی تھی۔ اس نے اتنی بڑی قربانی کی۔ کہ وہ پیاس کی وجہ سے تڑپتے ہوئے مر گیا۔ لیکن اس نے یہ برداشت نہ کیا۔ کہ اس کے منہ میں پانی کا قطرہ پڑ جائے۔ اور اس کے مسلمان بھائی پیاس کی وجہ سے تڑپتے رہیں اب یہ کتنا بڑا انسان تھا۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا رؤیا سنا تھا۔ کہ ابوجہل کے لئے جنت سے انگوروں کا ایک خوشہ آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں اس وقت تو سخت گھبرا گیا۔ کہ

خدا تعالیٰ کا رسول

اور اس کا دشمن دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب عکرمہؓ مسلمان ہوا۔ تو اس رؤیا کی تعبیر سمجھ میں آگئی اور معلوم ہوا کہ اس سے مراد عکرمہؓ تھا۔ در حقیقت عکرمہؓ اس زمانہ میں اپنے دلی بغض کے لحاظ سے ابوجہل کا مثیل تھا۔ اس لئے آپ نے جو یہ دیکھا کہ ابوجہل کے لئے جنت کے انگوروں کا خوشہ آیا ہے۔ تو یہ ٹھیک تھا۔ عکرمہؓ ابوجہل کا مثیل تھا اس لئے رؤیا میں اسے ابوجہل ہی کہا گیا۔ پھر وہ اسلام لایا۔ اور اسلام کے لئے اس قدر قربانیاں کیں کہ انسان انہیں دیکھ کر حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ اب جس شخص نے یہ نشان دیکھا اس کے دل میں کتنی خوشی ہوئی ہوگی۔ انہی نشانات کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لقد انزلنا اٰیات مبیّنات

ہم نے قرآن کریم کے ذریعہ ایسے نشانات نازل کر دیئے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو ظاہر کر کے انسان کے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں۔ غیروں کے لئے تو خدا تعالیٰ ایک پوشیدہ چیز ہے مگر مسلمانوں کے لئے وہ پوشیدہ چیز نہیں۔ کیونکہ وہ نشانات کے ذریعہ سے ان کے سامنے کھل کر آجاتا ہے۔

دوسری مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عمرو بن عاصؓ کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ اور اپنے باپ سے بہت پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر نکلیں اور کوئی بات کریں۔ تو اسے لکھ لیں۔ ان کو لکھنا آتا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث لکھا کرتے تھے۔ مگر بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا۔ میں قرآن کریم لکھواتا ہوں۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ کوئی لکھی ہوئی چیز دیکھ کر لوگوں کو یہ شبہ پیدا ہو کہ وہ بھی قرآن کریم کا ہی حصہ ہے۔ جب ان کے والد عمروؓ بن عاص فوت ہونے لگے۔ تو یہ ان کی خبر لینے کے لئے گئے

موت کے وقت

ان کی حالت کرب اور گھبراہٹ کی تھی۔ کبھی آپ ادھر کروٹ بدلتے۔ اور کبھی ادھر کروٹ لیتے اور کہتے یا اللہ مجھے معاف کر۔ مجھے معلوم نہیں میں نے کیا کیا گناہ کئے ہیں۔ عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ باپ آپ گھبراتے کیوں ہیں۔ آپ کا انجام تو اچھا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی توفیق دی۔ اور اب تک اسلام پر قائم رکھا پھر آپ کو فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت عمروؓ بن عاص کہنے لگے۔ میرے بیٹے تم ٹھیک کہتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی توفیق دی۔ لیکن کاش میں اسی وقت مارا جاتا اور مجھے شہادت نصیب ہو جاتی۔ میرے بیٹے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں لڑائیاں ہوئیں۔ اور میں ان میں حضرت معاویہؓ کی طرف سے حصہ لیتا رہا۔ مجھے پتہ نہیں۔ کہ ان لڑائیوں میں مجھ سے کیا کیا غلطیاں ہوئیں۔ اس خیال کے آنے پر مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کہ معلوم نہیں خدا تعالیٰ مجھے معاف بھی کرے گا یا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے جب میں اسلام کا دشمن تھا۔ تو میری

دشمنی کا یہ حال تھا

کہ اگر مجھے پتہ لگتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے گلی میں آرہے ہیں۔ تو میں اپنی آنکھیں بند کر لیتا تا مجھے نعوذ باللہ آپ کی شکل نظر نہ آئے۔ اور اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے رشتہ دار ہیں۔ ان کا حلیہ کیا ہے۔ تو میں آپؐ کا حلیہ نہیں بتا سکتا تھا کیونکہ جب ان کی شکل سامنے آتی تھی۔ میں آنکھیں بند کر لیتا تھا۔ پھر جب میں ایمان لایا تو خدا تعالیٰ نے مجھے ایسا ایمان بخشا کہ آپؐ کی محبت اور رُعب کی وجہ سے میں آپؐ کے چہرہ پر نظر نہیں ڈالتا تھا۔ بلکہ آپؐ کے سامنے میں ہمیشہ اپنی آنکھیں بند رکھتا۔ میں خیال کرتا تھا۔ کہ آپ اتنے معزز اور اتنے

اعلیٰ مقام

پر ہیں۔ کہ میرے جیسے ذلیل آدمی کو آپ کا چہرہ دیکھنے کا کوئی حق نہیں۔ اے میرے بیٹے کفر کی حالت میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے آئے۔ اور ایمان کی حالت میں بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے آئے۔ لیکن اگر اب بھی مجھ سے کوئی پوچھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ کیا ہے۔ تو میں نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ کفر میں بغض کی وجہ سے میں نے آپؐ کی شکل نہیں دیکھی۔ اور ایمان میں محبت اور رعب کی وجہ سے میں نے آپؐ کی شکل نہیں دیکھی۔ اب دیکھو۔ عاص جیسے شدید دشمن اسلام کا بیٹا جو ایمان لانے سے پہلے خود بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت بغض رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان لانے کی سعادت بخشی اور اسے ایسا مقام دیا۔ کہ اس نے اسلام کے لئے بڑی بڑی جنگیں لڑیں۔ اور مصر کو اسلام کے لئے فتح کیا۔ حضرت عمروؓ بن عاص ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت خالدؓ بن ولید سے مل کر جنگ احد کے موقعہ پر مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہو کر دوسرے زخمیوں پر گر گئے تھے۔ اور مسلمانوں کو شبہ ہو گیا تھا۔ کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ ایسے شدید دشمن اسلام کو خدا تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا۔ تو یہ کتنی بڑی بات تھی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم دیکھتے نہیں۔ کہ زمین کو اس کے کناروں سے سمیٹتے چلے آرہے ہیں۔ یعنی ان بڑے بڑے کافروں کی اولادیں مسلمان ہو رہی ہیں۔ مسلمان جب پڑھتے ہوں گے۔ کہ اسلام کے شدید دشمنوں ولید اور عاص کی اولاد

اسلام کی گود میں

آگئی۔ اور ان کے بیٹوں نے اسلام لانے کے بعد بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ تو ان کا ایمان کس قدر بڑھتا ہوگا۔

پھر میں نے ہندہ کا واقعہ سنایا تھا۔ اس کے بغض کی یہ کیفیت تھی۔ کہ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکلوایا۔ اور آپ کے کان کٹوائے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا۔ تو آپؐ نے جن لوگوں کے گرفتار کرنے اور قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان میں ہندہ بھی شامل تھی۔ کیونکہ اس نے بھی کئی مسلمانوں کو قتل کروایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہندہ بھی پکڑی جائے۔ اور قتل کی جائے۔ آپؐ نے ساٹھ آدمی بتائے تھے۔ کہ ان سب کو پکڑ لیا جائے اور قتل کیا جائے۔ ان میں آپؐ نے ہندہ کا نام بھی لیا تھا۔ جب عورتوں کی

بیعت کا وقت

آیا۔ اور آپ نے بیعت لینی شروع کی۔ تو ہندہ بھی منہ چھپائے ان میں جا بیٹھی۔ اور بیعت میں شامل ہو گئی۔ جب قرآنی ہدایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اقرار لیا کہ ہم چوری نہیں کریں گی۔ زنا نہیں کریں گی۔ جھوٹ نہیں بولیں گی۔ شرک نہیں کریں گی۔ تو اس آخری فقرہ پر کہ ہم شرک نہیں کریں گی۔ ہندہ بول اٹھی۔ کہ یا رسول اللہ آپ کیا کہتے ہیں کیا ہم اب بھی شرک کریں گی۔ ہم مکہ والے متحد ہو کر آپ کے مقابلہ پر آئے۔ سارا عرب ہمارے ساتھ تھا اور آپؐ اکیلے تھے۔ ہم نے آپ کے ساتھ لڑائی کی۔ آپؐ نے کہا۔ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اور وہ میری مدد کرے گا اور ہم نے کہا۔ آپ کا خدا جھوٹا ہے۔ وہ آپ کی مدد نہیں کرے گا۔ ہمارے بت آپ کے خدا سے زیادہ طاقتور ہیں۔ وہ آپ کے خلاف ہماری مدد کریں گے۔ لیکن ہوا کیا۔ ہوا یہ کہ باوجود اس دعویٰ کے ہم ہار گئے۔ اور آپ جیتے۔ اگر ہمارے ہمارے بتوں میں کوئی طاقت ہوتی۔ تو ہم جیت نہ جاتے۔ باوجود اس کے کہ انسانی طاقت ہمارے ساتھ تھی۔ قوم ہمارے ساتھ تھی۔ عرب کے تمام سردار ہمارے ساتھ تھے۔ تجربہ کار جرنیل ہمارے ساتھ تھے۔ اگر ہمارے بت کمزور بھی ہوتے۔ تب بھی ہمارے پاس اتنی طاقت تھی۔ کہ ہم آپ کو شکست دے دیتے۔ لیکن ہم ہارے۔ اس سے صرف یہی پتہ نہیں لگتا۔ کہ ہمارے بتوں میں کوئی طاقت نہیں تھی بلکہ یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ آپؐ کے خدا میں طاقت تھی۔ اور اس نے ایک اکیلے اور کمزور آدمی کو ہمارے سروں پر لا کے بٹھا دیا۔ اب ہم شرک کیسے کر سکتے ہیں۔ اب تو یہ بات ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد انزلنا اٰیات مبیّنات ہم نے ایسے نشانات بھیجے ہیں۔ کہ جو حقیقت حال کو کھول کر رکھ دیتے ہیں۔ اب دیکھو فتح مکہ ہندہ جیسی ظالم عورت کی آنکھیں کھولنے کا موجب ہو گئی۔ اور اس طرح اس کو نظر آ گیا کہ خدا تعالیٰ اور اسلام کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں۔ جب ہندہ کی آواز رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی تو آخر یہ لوگ آپؐ کے رشتہ دار تھے۔ اور آپؐ ان کی آوازیں پہچانتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہندہ۔ ہندہ وہ پیچھا اوڑھے عورتوں میں چھپی ہوئی بیٹھی تھی اور سمجھتی تھی۔ کہ مجھے کون دیکھتا ہے۔ جب آپؐ نے ہندہ کہا۔ تو اس نے سمجھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تو تمہارے متعلق اعلان کیا تھا۔ کہ جہاں پکڑی جاؤ۔ قتل کی جاؤ۔ اب تو یہاں بیٹھی ہے۔ اس لئے اب تمہیں پکڑا جائے گا۔ وہ جھٹ بول پڑی۔ کہ یا رسول اللہ۔ میں اب آپ کی حکومت سے باہر نکل چکی ہوں۔ اب میں مسلمان ہو گئی ہوں۔ اور مسلمان پر نہ آپ کا قبضہ ہے۔ اور نہ کسی اور کا قبضہ ہے۔ بلکہ اس پر

خدا تعالیٰ کا قبضہ

ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسلام لانے پر میرے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کر لی ہے۔ اور مسلمان ہو گئی ہوں۔ اس لئے اب آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آپ نے فرمایا۔ ہندہ تو ٹھیک کہتی ہے۔ واقعہ میں اب میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اسلام نے تمہارے سارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ جیسے ہندہ کے لئے فتح مکہ آیات بیّنات میں سے تھی۔ اسی طرح اس کی یہ گفتگو ہمارے لئے آیات بیّنات میں سے ہے۔ کہ ایسی شدید دشمن اسلام عورت کو خدا

تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اور اس کا دل کھل گیا۔ اور پھر ایسا دل کھلا۔ کہ وہ بعد میں عیسائیوں کے مقابلہ میں لڑی جانے والی جنگوں میں شامل ہوئی۔ اس کا ایک لڑکا یزید جو حضرت معاویہؓ سے بڑا تھا۔ اور نہایت مخلص تھا۔ اور اس کا خاوند ابوسفیان جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کا شدید دشمن تھا۔ دونوں عیسائیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے ایک جنگ میں شامل ہوئے۔

عیسائیوں کا لشکر

بہت بڑا تھا۔ اور مسلمانوں کی تعداد اس کے مقابلہ میں بہت کم تھی۔ اس جنگ میں ایک موقعہ پر اسلامی لشکر پیچھے کو بھاگا۔ بھاگنے والوں میں ابوسفیان اور ان کے بیٹے یزید بھی تھے پیچھے عورتیں کھڑی تھیں۔ اگر اس وقت مسلمانوں کے قدم نہ جمتے۔ تو مدینہ تک دشمن کے راستہ میں کوئی روک نہیں تھی۔ عیسائی لشکر آگے بڑھتا چلا آرہا تھا۔ ہندہ نے مسلمان سپاہیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ تو اس نے عورتوں کو جمع کیا۔ اور کہا۔ مردوں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔ آؤ اب ہم اسلام کے لئے لڑائی کریں۔ انہوں نے کہا۔ ہم کیا کر سکتی ہیں ہمارے پاس کیا سامان ہے۔ ہندہ نے کہا۔ سامان تو نہیں ہے۔ لیکن ایک چیز ہے۔ خیموں کی چوبیں اتار لو۔ اور ہاتھ میں لے لو۔ مسلمان سپاہی جو دوڑتے ہوئے آرہے ہیں۔ ان کے اونٹوں کو ان چوبوں سے مارو۔ اور کہو بے شرمو تم کافروں سے بھاگ رہے ہو۔ چنانچہ عورتوں نے چوبیں نکالیں۔ ہندہ نے بھی ایک چوب اتار لی۔ اور سب عورتوں کو ساتھ لے کر بھاگتے ہوئے

اسلامی لشکر

کے آگے کھڑی ہوگئی۔ سب سے آگے اس کا خاوند ابوسفیان اور اس کا بیٹا یزید بھی تھے۔ عورتوں نے ان کے اونٹوں کے مونہوں پر چوبیں ماریں۔ اور کہا۔ بے غیرتو تمہیں شرم نہیں آتی تم کافروں کے مقابلہ میں شکست کھا کر پیچھے بھاگے چلے آرہے ہو۔ اس موقعہ پر ہندہ نے ابوسفیان کو مخاطب کر کے کہا۔ جب تو کافر تھا۔ تو بہادری کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر پر حملہ کرنے جایا کرتا تھا اب تو مسلمان ہوگیا ہے اور اسلام کی خاطر تمہیں جنگ لڑنی پڑی ہے تو تو عیسائیوں کو پیٹھ دکھا رہا ہے۔ اور بھاگ رہا ہے۔ تمہیں ایسا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اس کا ابوسفیان پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اپنے بیٹے کی طرف مڑ کر دیکھا اور کہا بیٹا عورتوں کے سونٹے عیسائیوں کی تلواروں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ چلو واپس

ہوٹو۔ اس کے نتیجہ میں چاہے ہم مرجائیں یا بچ جائیں اس کی پرواہ نہیں۔ بہرحال ہمیں ان عورتوں کے سونٹے کھانا مناسب نہیں۔ ہم ان کے طعنے نہیں برداشت کر سکتے۔ عیسائیوں کی تلواریں کھانا ان سے سہل امر ہے۔ چنانچہ وہ دونوں واپس لوٹے۔ اسی طرح اسلامی لشکر بھی واپس لوٹا۔ اور بعد میں مسلمانوں کو عیسائیوں کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوئی۔ یہ تھی وہ ہندہ جو ایک وقت میں اسلام کی اتنی شدید دشمن تھی۔ کہ وہ شعر پڑھ پڑھ کر کفار کو مسلمانوں سے جنگ کے لئے اکساتی تھی فتح مکہ کے بعد اس کے

قتل کا فتوےٰ

جاری کیا گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ اسے گرفتار کیا جاتا۔ وہ عورتوں میں چھپ کر بیعت میں شامل ہوگئی کیا اس کے متعلق اس وقت کوئی انسان یہ خیال کر سکتا تھا۔ کہ کسی وقت یہ عورت اسلام کے لئے قربانی کرے گی۔ لیکن وہی ہندہ جو اسلام کی شدید دشمن تھی۔ اسلام لانے کے بعد اسلامی فتوحات میں حصہ دار بن گئی۔ غرض تاریخ اسلامی کا ایک ایک واقعہ پڑھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لقد انزلنا ایات مبینات کے مطابق ایک نشان ہے۔ جس نے حقیقت حال کو کھول کر سامنے رکھ دیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ اے مسلمانو۔ تم پر اسلام میں داخل ہونا کوئی بوجھ نہیں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کے لئے ان کے مذہب غیب ہیں لیکن تمہارا مذہب وہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی غیبی طاقتوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی اور مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔

پھر دیکھ لو۔ یہ نمونہ آج تک چلا آرہا ہے۔

اسلام میں ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو لقد انزلنا ایات مبینات کے ذریعہ

اسلام کی روشنی

ثابت کرتے رہے۔ ابتدائی زمانہ میں حضرت جنید بغدادیؒ تھے۔ سید عبدالقادر جیلانی رح تھے۔ شبلی رح تھے اور ابراہیم ادھم تھے۔ ابن تیمیہؒ تھے۔ ابن قیم رح تھے۔ امام غزالی رح تھے اور ان کے علاوہ کئی اور بزرگ تھے۔ پھر آخری زمانہ میں حضرت شاہ ولی اللہ رح ہوئے خواجہ باقی باللہ رح۔ معین الدین چشتی رح ہوئے۔ نظام الدین اولیاءؒ ہوئے۔ قطب الدین بختیار کاکی رح ہوئے۔ فرید الدین شکر گنج رح پاک پٹن والے ہوئے۔ یہ سب لوگ خدا تعالےٰ کا قرب پاکر آیات بینات کا مقام حاصل کر گئے تھے۔ ان میں سے ہر شخص کو دیکھ کر لوگ اپنا ایمان تازہ کرتے تھے۔ جب ان کا نور دھندلا ہوا۔ تو خدا تعالےٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو ہمارے اندر پیدا کیا اور ان کا وجود ہمارے لئے آیات بینات بن گیا۔ جو شخص بھی آپ کے پاس بیٹھا اس کو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی نظر آگئی اور کوئی چیز اس کو اسلام سے ہٹانے والی نہ رہی۔ ہمارے منشی اروڑے خاں صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کپورتھلہ آنے کے لئے لکھا۔ اور کہا۔ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ تو یہاں کے رہنے والے بھی آپ کی زیارت کریں اور آپ کی باتیں سنیں منشی صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک دن میں ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ کپورتھلہ میں ایک شخص تھا۔ جو کسی مجسٹریٹ کا کلرک تھا اور احمدیت کا بڑا دشمن تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یکہ پر سے اترتے ہوئے دیکھ لیا۔ تو بھاگتا ہوا میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ منشی صاحب آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ اور آپ کا پیر اڈے پر یکہ پر سے اتر رہا ہے۔ منشی صاحب سنایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں

کپورتھلہ آنے کی درخواست

تو کی تھی اور آپ نے میری اس درخواست کو قبول فرما کر کپورتھلہ آنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ مگر میرا خیال تھا کہ آپ کو کپورتھلہ آنے کی فرصت ہی کہاں مل سکتی ہے۔ اس لئے جب اس کلرک نے مجھے آپ کی آمد کی اطلاع دی تو مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا۔ اور میں نے سمجھا کہ یہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے۔ چنانچہ مجھے اس پر سخت غصہ آیا۔ میں نے غصہ میں اپنی جوتیاں تو دوکان پر چھوڑیں اور ننگے پاؤں اس شخص کے پیچھے بھاگا۔ اور اس کو مغلظ گالیاں دیتے ہوئے کہا خبیث تو جھوٹ بولتا ہے۔ تو مخول کرتا ہے اور میرا دل دکھاتا ہے۔ وہ میرے آگے بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ ایک جگہ اس نے ذرا ٹھہر کر مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ سچ کہا ہے۔ تم مجھے گالیاں دیتے رہو گے۔ اور مرزا صاحب کسی اور گھر میں چلے جائیں گے چنانچہ میں اڈے کی طرف گیا۔ تو آپ تشریف لا رہے تھے۔ انہی منشی صاحب کا یہ واقعہ ہے کہ

ایک دفعہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کپورتھلہ گئے۔ لوگ آپ کو ان کے پاس لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب تقریر کرنے لگے۔ تقریر میں انہوں نے بہت سی دلیلیں دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ منشی صاحب رضؓ بہت کم تعلیم والے تھے۔ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔ مولوی صاحب ابھی تو شروع رات ہے۔ اگر آپ ساری رات بھی دلیلیں دیتے رہیں۔ تو ان کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کو نہیں چھوڑنا۔ کیونکہ میں نے کتابیں پڑھ کر انہیں نہیں مانا۔ بلکہ انہیں دیکھ کر ان پر ایمان لایا ہوں آپ ساری رات کیا سارا سال بھی دلیلیں دیتے رہیں اور ساری دلیلیں دے لیں۔ میں نے ان کی شکل دیکھی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ مونہہ جو میں نے دیکھا ہے جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ میرے دل اور میری آنکھوں نے اس

مبارک شکل

کو دیکھ کر یقین کر لیا ہے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا جس شخص کی سچائی کو میرا دل مان چکا ہے جس شخص کی سچائی کو میری آنکھیں مان چکی ہیں۔ آپ کی باتیں مجھے اس سے ہٹا نہیں سکتیں۔ آپ کہیں تو میں ساری رات یہاں بیٹھتا ہوں۔ بلکہ سارا سال یہاں بیٹھتا ہوں اگر آپ میرے ایمان کو ذرا سا بھی ڈگمگا لیں تو آپ سچے اور میں جھوٹا لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میں نے نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے آپ کی شکل دیکھ لی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا

یہ تو منشی اروڑے خاں صاحب کی شہادت ہوئی

ابھی حال ہی میں

مسٹر ڈگلس فوت ہوئے ہیں۔ جو جزائر انڈیمان میں کمشنر تھے۔ اور ایک زمانہ میں ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا۔ کہ ایک شخص قادیان میں بیٹھا کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ہوں اور اس طرح وہ ہمارے خدا کی ہتک کر رہا ہے آج تک اس شخص کو کسی نے پکڑا کیوں نہیں۔ اتفاقاً ایک منافق احمدی نے ایک پادری سے کچھ پیسے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگایا کہ آپ نے اسے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور اس کے

ساکنیوں نے ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر کے پاس نالش کردی۔ اور انہوں نے آپ کے نام وارنٹ جاری کردیا۔ لیکن اتفاق وہ وارنٹ کہیں پڑا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب ان لوگوں نے ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی۔ کہ اتنی دیر سے مقدمہ پیش ہے آپ نے

ایکشن کیوں نہیں لیا

تو اس نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کو لکھا کہ میں نے اتنا عرصہ ہوا۔ فلاں شخص کے نام وارنٹ جاری کیا تھا۔ لیکن مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور (مسٹر ڈگلس) نے جواب دیا کہ میرے پاس وارنٹ آیا ہی نہیں۔ دوسرے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ملزم مذکور کے نام

وارنٹ جاری کرنیکا اختیار

آپ کو حاصل نہیں۔ وہ میرے علاقہ میں رہتا ہے۔ وارنٹ میں اگر اس کے نام وارنٹ جاری کرسکتا تھا۔ تو میں کرسکتا تھا۔ اس پر ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر نے ساری مثل اس کے پاس بھیج دی۔ یہ شخص جیسا کہ میں نے بتایا ہے انتہا متعصب تھا۔ کہ اس مقدمہ سے چند دن پہلے اس نے کہا تھا کہ قادیان میں

ایک شخص نے مسیح دعوےٰ

کیا ہے۔ اور اس طرح وہ ہمارے خدا کی ہتک کر رہا ہے۔ اس کو آج تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں۔ جب مثل آئی تو مثل خوان نے کہا جناب والا یہ کیس وارنٹ کا نہیں بلکہ سمن کا کیس ہے اس لئے وارنٹ جاری نہیں کیا جاسکتا سمن بھیجا جاسکتا ہے ان دنوں جلال الدین ایک انسپکٹر پولیس تھے جو احمدی تو نہیں تھے۔ لیکن ڈپٹی کمشنر کو توجہ دلائی۔ کہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ وارنٹ جاری کیا جارہا ہے حالانکہ وارنٹ کا کیس نہیں سمن کا کیس ہے۔ لہذا وارنٹ کی بجائے سمن بھیجنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سمن جاری کیا گیا۔ اور انہی جلال الدین صاحب کو اس کی تعمیل کرنے کے لئے قادیان بھیجا گیا۔ چنانچہ بعد میں مقررہ تاریخ پر آپ بٹالہ حاضر ہوئے۔ جہاں ڈپٹی کمشنر صاحب دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ جب آپ عدالت میں پہنچے۔ تو وہی ڈپٹی کمشنر جس نے چند دن پہلے کہا تھا کہ یہ شخص خدا وند یسوع مسیح کی ہتک کر رہا ہے اس کو کوئی پکڑتا کیوں نہیں۔ اس نے آپ کا بہت اعزاز کیا اور عدالت میں کرسی پیش کی اور کہا آپ بیٹھے بیٹھے میری بات کا جواب دیں۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی بطور گواہ مدعی کی طرف سے پیش ہوئے۔ عدالت کے باہر ایک بڑا ہجوم تھا اور لوگ بڑے شوق سے مقدمہ سننے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جب

مولوی محمد حسین صاحب عدالت میں پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کرسی پر بیٹھے دیکھا تو انہیں آگ لگ گئی۔ وہ سمجھتے تھے کہ میں جاؤں گا تو عدالت میں مرزا صاحب کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہوگی اور بڑی ذلت کی حالت میں وہ پولیس کے قبضہ میں ہوں گے۔ اب دیکھو یہ مقدمہ ایک

انگریز ڈپٹی کمشنر

کی عدالت میں پیش ہوا تھا اور مدعی بھی ایک انگریز پادری تھا ڈاکٹر مارٹن کلارک کے متعلق مشہور تھا کہ وہ انگریز ہے لیکن درحقیقت وہ کسی پٹھانی کی نسل میں سے تھا جس نے ایک انگریز سے شادی کی ہوئی تھی۔ اور مولوی محمد حسین صاحب جیسے مشہور عالم بطور گواہ پیش ہو رہے تھے۔ مگر پھر بھی دشمن ناکام و نامراد رہا اور جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز کیا گیا وہاں آپ کے مخالفین کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے جب دیکھا کہ آپ کو کرسی پیش کی گئی ہے تو انہوں نے کہا بڑی عجیب بات ہے کہ میں گواہ ہوں مگر مجھے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا ہے اور مرزا صاحب ملزم ہیں مگر انہیں کرسی دی گئی ہے اور اس طرح ان کا اعزاز کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کو یہ بات بری لگی۔ اس وقت انگریز مولویوں کو بہت ذلیل سمجھتے تھے وہ کہنے لگے ہماری مرضی ہے ہم جسے چاہیں کرسی پر بٹھائیں اور جسے چاہیں کرسی نہ دیں۔ ان کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ ان کا خاندان کرسی نشین ہے۔ اس لئے میں نے انہیں کرسی دی ہے۔ تمہاری حیثیت کیا ہے مولوی محمد حسین صاحب کہنے لگے کہ میں

اہل حدیث کا ایڈووکیٹ

ہوں۔ اور میں گورنر کے پاس جاتا ہوں تو وہ بھی مجھے کرسی دیتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کہنے لگا کہ بڑا اہل آدمی ہے ملنے جانے اور گواہ کے طور پر عدالت میں پیش ہونے میں بہت فرق ہے۔ ملنے کو تو کوئی چوڑا بھی آئے تو ہم اس کو کرسی دیتے ہیں اور تو تو اس وقت عدالت میں پیش ہے۔ اس پر بھی مولوی محمد حسین صاحب کو تسلی نہ ہوئی۔ وہ کچھ آگے بڑھے اور کہنے لگے نہیں نہیں مجھے کرسی دینی چاہیئے۔ ڈپٹی کمشنر کو غصہ آگیا اور اس نے کہا بک بک مت کر پیچھے ہٹ اور جوتیوں میں کھڑا ہوجا۔ چپڑاسی تو دیکھتے ہی ہیں کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی نظر کس طرف ہے۔ چپڑاسی نے جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے الفاظ سنے تو اس نے مولوی محمد حسین صاحب کو بازو سے پکڑ کر جوتیوں میں لا کھڑا کیا۔ جب مولوی صاحب نے دیکھا کہ میری ذلت ہوئی ہے باہر

ہزاروں آدمی

کھڑے ہیں۔ اگر انہیں میری اس ذلت کا علم ہوا تو وہ کیا کہیں گے تو کمرہ عدالت سے باہر نکلے برآمدہ میں ایک کرسی پڑی تھی مولوی صاحب نے سمجھا کہ ذلت کو چھپانے کا بہترین موقع ہے جھٹ کرسی کھینچی اور اس پر بیٹھ گئے اور خیال کیا کہ لوگ کرسی پر بیٹھے دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ مجھے اندر بھی کرسی ملی تھی۔ چپڑاسی نے دیکھ لیا۔ وہ ڈپٹی کمشنر صاحب کا انداز دیکھ چکا تھا۔ اس نے مولوی محمد حسین صاحب کو کرسی پر بیٹھے دیکھ کر خیال کیا کہ اگر ڈپٹی کمشنر صاحب نے انہیں یہاں بیٹھے دیکھ لیا تو وہ مجھ پر ناراض ہوں گے اس خیال کے آنے پر اس نے مولوی صاحب کو وہاں سے بھی اٹھا دیا۔ اور کہا کہ کرسی خالی کردیں۔ چنانچہ برآمدہ والی کرسی بھی چھوٹ گئی۔ باہر آگئے تو لوگ چادریں بچھائے انتظار میں بیٹھے تھے کہ مقدمہ کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ ایک چادر پر کچھ جگہ خالی دیکھی تو وہاں جاکر بیٹھ گئے۔ یہ چادر

میاں محمد بخش صاحب مرحوم بٹالوی

کی تھی جو مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے اور اس وقت غیر احمدی تھے بعد وہ احمدی ہوگئے۔ انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب کو اپنی چادر پر بیٹھے دیکھا تو غصہ میں آگئے اور کہنے لگے۔ میری چادر چھوڑ تو نے تو میری چادر پلید کردی ہے۔ تو مولوی ہو کر عیسائیوں کی تائید میں گواہی دینے آیا ہے۔ چنانچہ اس چادر سے بھی انہیں اٹھنا پڑا اور اس طرح ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل کیا۔ تو دیکھو یہ آیات بینات ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دشمن کے ہاتھوں سے بری فرمایا۔ پھر اس پر ہی بس نہیں سر ڈگلس کو خدا تعالیٰ نے اور نشانات بھی دکھائے جو مرتے دم تک انہیں یاد رہے۔ اور انہوں نے خود مجھ سے بھی بیان کئے۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں انگلینڈ گیا۔ تو انہوں نے یہ سارا قصہ مجھ سے بیان کیا

سر ڈگلس کے ایک ہیڈ کلرک

تھے جن کا نام غلام حیدر تھا وہ راولپنڈی کے رہنے والے تھے بعد میں وہ تحصیلدار ہو گئے تھے۔ معلوم نہیں وہ اب زندہ ہیں یا نہیں اور زندہ ہیں تو کہاں ہیں پہلے وہ سرگودھا میں ہوتے تھے انہوں نے خود مجھے یہ قصہ سنایا اور کہا۔ جب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک والا مقدمہ ہوا تو میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کا ہیڈ کلرک تھا۔ جب عدالت ختم ہوئی۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے کہا ہم فوراً گورداسپور جانا چاہتے ہیں تم ابھی جاکر ہمارے لئے ریل

کے کمرہ کا انتظام کردو چنانچہ میں مناسب انتظامات کرنے کے لئے ریلوے سٹیشن پر گیا۔ میں اسٹیشن سے باہر نکل کر برآمدہ میں کھڑا تھا تو میں نے دیکھا کہ سر ڈگلس سڑک پر ٹہل رہے ہیں۔ وہ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی ادھر۔ ان کا چہرہ پریشان ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا صاحب آپ باہر پھر رہے ہیں۔ میں نے ویٹنگ روم میں کرسیاں بچھائی ہوئی ہیں آپ وہاں تشریف رکھیں۔ وہ کہنے لگے منشی صاحب آپ مجھے کچھ نہ کہیں میری طبیعت خراب ہے۔ میں نے کہا کچھ بتائیں تو سہی آخر آپ کی طبیعت کیوں خراب ہوگئی ہے تاکہ اس کا مناسب علاج کیا جاسکے۔ اس پر وہ کہنے لگے جب سے میں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہے اس وقت سے مجھے یوں نظر آتا ہے کہ کوئی فرشتہ مرزا صاحب کی طرف ہاتھ کرکے مجھ سے کہہ رہا ہے کہ

مرزا صاحب گنہگار نہیں

ان کا کوئی قصور نہیں۔ پھر میں نے عدالت کو ختم کردیا اور یہاں آیا تو اب ٹہلتا ٹہلتا جب اس کنارے کی طرف نکل جاتا ہوں تو وہاں مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں میں نے یہ کام نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے۔ پھر میں دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں بھی مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے میں نے یہ کام نہیں کیا۔ اگر میری یہی حالت رہی تو میں پاگل ہوجاؤں گا۔ میں نے کہا صاحب آپ چل کر ویٹنگ روم میں بیٹھیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی انگریز ہیں ان کو بلا لیتے ہیں شاید ان کی باتیں سن کر آپ تسلی پا جائیں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کا نام لیمار چنڈ تھا۔ سر ڈگلس نے کہا انہیں بلوالو۔ چنانچہ میں انہیں بلا لایا۔ جب وہ آئے تو سر ڈگلس نے ان سے کہا دیکھو یہ حالات ہیں۔ میری

جنون کی سی حالت

ہو رہی ہے میں اسٹیشن پر ٹہلتا ہوں اور پھر اس طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مرزا صاحب کھڑے نظر آتے ہیں اور ان کی شکل مجھے کہتی ہے کہ

میں بے گناہ ہوں

مجھ پر جھوٹا مقدمہ کیا گیا ہے۔ پھر دوسری طرف جاتا ہوں تو وہاں کنارے پر مجھے مرزا صاحب کی شکل نظر آتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ میں بے گناہ ہوں یہ سب کچھ جھوٹ ہے جو کیا جارہا ہے۔ میری یہ حالت پاگلوں کی سی ہے اگر تم اس سلسلہ میں کچھ کرسکتے ہو تو کرو ورنہ میں پاگل ہوجاؤں گا۔ لیمار چنڈ

نے کہا اس میں کسی اور کا قصور نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ آپ نے گواہ کو پادریوں کے حوالہ کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ جو کچھ اسے سکھاتے ہیں وہ عدالت میں آکر بیان کر دیتا ہے۔ آپ اسے پولیس کے حوالہ کریں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ وہ کیا بیان دیتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت مسٹر ڈگلس نے کاغذ قلم منگوایا اور حکم دے دیا کہ عبدالحمید کو پولیس کے حوالہ کیا جائے اور حکم کے مطابق عبدالحمید کو پادریوں سے لے لیا گیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔ دوسرے دن یا اسی دن اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں

پریمار چنڈ کا بیان

ہے کہ میں نے اسے سچ سچ بیان دینے کے لئے کہا۔ تو اس نے پہلے تو اصرار کیا۔ کہ واقعہ بالکل سچا ہے۔ مرزا صاحب نے مجھے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص پادریوں سے ڈرتا ہے۔ چنانچہ میں نے کہا میں نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے حکم لے لیا ہے۔ کہ اب تمہیں پادریوں کے پاس نہیں جانے دیا جائے گا۔ اب تم پولیس کی حوالات میں ہی رہو گے۔ تو وہ میرے پاؤں پر گر گیا۔ اور کہنے لگا۔ صاحب مجھے بچا لو۔ میں اب تک جھوٹ بولتا رہا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ صاحب آپ دیکھتے نہیں تھے کہ جب میں گواہی کے لئے عدالت میں پیش ہوتا تھا۔ تو میں ہمیشہ ہاتھ کی طرف دیکھتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ جب پادریوں نے مجھے کہا۔ کہ جاؤ اور عدالت میں بیان دو کہ مجھے مرزا صاحب نے ہنری مارٹن کلارک کے قتل کے لئے بھیجا تھا۔ اور امرتسر میں مجھے فلاں مستری کے گھر میں جانے کے لئے ہدایت۔ ی تھی (یہ دوست مستری قطب الدین صاحب تھے۔ جن کا ایک پوتا اس وقت جامعہ احمدیہ میں پڑھتا ہے) تو میں نے کہا۔ میں تو وہاں کے احمدیوں کو جانتا بھی نہیں۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہے گا۔ اس پر مستری صاحب کا نام کوئلہ کے ساتھ میری ہتھیلی پر لکھ دیتے تھے۔ جب میں گواہی دینے آتا تھا اور ڈپٹی کمشنر صاحب مجھ سے دریافت کرتے تھے کہ تمہیں امرتسر میں کس کے گھر بھیجا گیا تھا۔ تو میں ہاتھ اٹھاتا تھا۔ اور اس پر نام دیکھ کر کہہ دیتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے مجھے فلاں احمدی کے پاس بھیجا تھا۔ غرض اس نے ساری باتیں بتا دیں اور مسٹر ڈگلس نے اگلی پیشی پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

بری کر دیا

تو دیکھو یہ سب واقعات ہمارے لئے آیات بینات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسٹر ڈگلس کے لئے اور آیات بینات بھی پیدا کیں۔ ایک آیت بینہ یہ تھی کہ انہیں ٹہلتے ٹہلتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آتی تھی۔ اور وہ تصویر کہتی تھی۔ کہ میں بے گناہ ہوں۔ میرا کوئی قصور نہیں۔ پھر انہوں نے خود مجھے سنایا۔ کہ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک ہندوستانی آئی۔ سی۔ ایس آیا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اپنی

زندگی کے عجیب حالات

میں سے کوئی ایک واقعہ بتائیں۔ تو میں نے اسے یہی مرزا صاحب والا واقعہ سنایا۔ میں یہ واقعہ سنا رہا تھا کہ بہرے نے ایک کارڈ لا کر دیا۔ اور کہا باہر ایک آدمی کھڑا ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا اسے اندر بلا لو۔ جب وہ شخص اندر آیا۔ تو میں نے کہا۔ نوجوان میں آپ کو جانتا نہیں۔ آپ کون ہیں۔ اس نوجوان نے کہا۔ آپ میرے والد کو جانتے ہیں۔ آپ ان کے واقف ہیں۔ ان کا نام پادری وارث دین تھا۔ میں نے کہا ہاں میں ابھی ان کا ذکر کر رہا تھا۔ وہ نوجوان کہنے لگا۔ ابھی تار آئی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ وارث دین ایک پادری تھا۔ جس نے ڈاکٹر مارٹن کلارک کو خوش کرنے کے لئے اس کی طرف سے یہ ساری کارروائی کی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ڈپٹی کمشنر صاحب پر حق کھول دیا۔ اور خود جو گواہ تھا۔ اس نے بھی اقرار کر لیا۔ کہ جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ مگر عین اس وقت جب مسٹر ڈگلس وارث دین کا ذکر کر رہے تھے۔ اس کے بیٹے کا وہاں آنا اور اپنے والد کی وفات کی خبر دینا

عجیب اتفاق

تھا۔ مسٹر ڈگلس اپنی موت تک جس احمدی کو بھی ملتے رہے۔ اسے یہ واقعہ سناتے رہے انہوں نے مجھے بھی یہ واقعہ سنایا۔ چوہدری فتح محمد صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو بھی یہ واقعہ سنایا۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں وہاں گیا تھا۔ تو ان کی صحت اچھی تھی۔ یہ ۳۲ سال قبل کی بات ہے۔ اب وہ ۹۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے ۱۹۲۴ء میں ان کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔ اس دفعہ جب میں انگلینڈ گیا تو میں نے انہیں بلایا تو انہوں نے معذرت کر دی اور کہا۔ میں اب بڈھا ہو گیا ہوں۔ اور بہت کمزور ہوں۔ اب میرے لئے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ اب

سنا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ تو مجھے افسوس ہوا کہ موقعہ ہمارے پاس تھی ہم موقعہ میں ہی انہیں منگوا لیتے یا ان کے گھر چلے جاتے تو یہ آیات بینات ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے انبیاء کی سچائی ظاہر کرتا رہتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ سچے معنوں میں مومن بننے کی کوشش کرے اگر وہ

حقیقی مومن

بنے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر روز غیب سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے۔ جس سے اس کا ایمان تازہ ہوتا رہتا ہے۔ اور درحقیقت ایسے ایمان کے بغیر کوئی مزہ بھی نہیں جس ایمان نے آنکھیں نہ کھولیں اور انسان کو اندھیرے میں رکھا اس کا کیا فائدہ۔ جو اس جہان میں اندھا رہے گا۔ اور جسے اس جہان میں آیات بینات نظر نہیں آئیں اس کو اگلے جہان میں بھی آیات بینات نظر نہیں آئینگی۔ اس دنیا میں آیات بینات نظر آئیں تو دوسری دنیا میں آیات بینات نظر آتی ہیں۔ پس مومن کو ہمیشہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں لگے رہنا چاہیئے کہ وہ اسے نصیب ہو۔ جب اللہ تعالیٰ اسلام اور اپنی ذات کی سچائی اس کے لئے کھول دے اور اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منور چہرہ اور

خدا تعالیٰ کا نورانی چہرہ

نظر آجائے۔ جب یہ ہو جائے تو پھر رات اور دن اور سال تکلیف کے سال ہوں یا خوشی کے سال ہوں۔ اس کے لئے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور چاہے کچھ بھی ہو۔ ایسا آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ اور مطمئن رہتا ہے وہ کسی سے ڈرتا نہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب کرم دین بھین والا مقدمہ ہوا۔ . . . .

. . . .

. . . .

. . . . خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ بات سنی تو وہ ڈر گئے۔ وہ کہنے لگے۔ حضور برا ہے

فکر کی بات

. . . .

. . . . آپ ن عرض

ق : یان تشریف لے چلیں۔ گورداسپور میں مزید عرصہ نہ ٹھہریں۔ اگر آپ گورداسپور میں ٹھہرے تو مجسٹریٹ نے کل آپ کو کوئی نہ کوئی سزا ضرور دے دینی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا خواجہ صاحب اگر میں قادیان چلا جاؤں تو وہاں سے بھی مجھے پکڑا جا سکتا ہے۔ پھر میں کہاں جاؤں گا۔ مجسٹریٹ کو اختیارات حاصل ہیں۔ اگر قادیان گیا تو وہاں بھی وارنٹ آسکتے ہیں۔ اور وہاں سے کسی دوسری جگہ گیا تو وہ بھی محفوظ جگہ نہیں ہوگی وہاں بھی وارنٹ جاری کئے جا سکتے ہیں۔ تو میں کہاں کہاں بھاگتا پھروں گا۔

. . . .

. . . .

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیوں پریشان ہو گئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے شیر

پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ دو مجسٹریٹ تھے۔ جن کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ ان دونوں کو بڑی سخت سزا ملی۔ ان میں سے ایک تو معطل ہوا اور ایک کا بیٹا پاگل ہو گیا اور چھت پر سے چھلانگ مار کر مر گیا۔ پھر اس پر یہ اثر تھا کہ میں دلّی جا رہا تھا کہ وہ لدھیانہ کے اسٹیشن پر مجھے ملا۔ اور کہنے لگا۔ دعا کریں میرا ایک اور بیٹا ہے خدا تعالیٰ اُسے بچا لے۔ مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ بات پوری ہوئی کہ خدا تعالیٰ کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ ا . . . . کو ان کے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر دنیا کی ہر شے اس کی ہو جاتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ

"جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

یعنی اگر تو خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ تو سب جہان تیرا ہو جائے گا۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔ اور کوئی دشمن تمہارے خلاف کوئی شرارت نہیں کر سکے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے بندہ اور دعا کرتے رہو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اس طرح تم بھی امن میں آجاؤ۔ اور تمہاری اولاد اور دوسرے عزیز اور دوست بھی

امن میں آجائیں

یاد رکھو جب تک جماعت امن میں نہیں رہے گی تم بھی امن میں نہیں رہ سکتے اور جماعت اسی وقت امن میں رہ سکتی ہے۔ جب تمہاری آئندہ نسل امن میں ہو۔

(الفضل ۳۰ر مارچ ۱۹۵۶ء)

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

فرمان بنارس

از مکرم عبدالواحد صاحب ودیارتھی

ہوشیارپور (مشرقی پنجاب) سے شائع ہونے والے ایک ماہوار ہندی رسالہ "وشو جیوتی" بابت ماہ فروری ۱۹۵۶ء میں "اورنگ زیب کا فرمان بنارس" کے تحت شری گیان چند کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ اورنگ زیب کا فرمان بنارس پہلے ان الفاظ میں کم از کم خاکسار کی نظر سے کبھی نہیں گذرا۔ اس کے متعلق ایک ہندو کی رائے بہرحال قابل قدر ہے۔

فارسی کی عبارت ہندی میں درج ہے۔ مگر چونکہ ہندی میں ز ذ ض ظ۔ ث س ص۔ ق ک۔ ح ہ وغیرہ میں کوئی تمیز نہیں۔ لہذا اس کا اصل فارسی حروف میں لکھنا مشکل ہے۔ اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ صرف اس کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔ شری گیان چند صاحب لکھتے ہیں:۔

"حقیقتاً یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ اورنگ زیب کو تاریخ نویسوں کے غیض و غضب کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ اس کے متعلق بھارتی اور مغربی سبھی تاریخ دانوں نے حقائق کو اتنا بگاڑا ہے کہ اتنے قریب زمانہ کے بادشاہ ہونے پر بھی اس کی پوری تاریخ اندھیرے میں ہے۔ اور جو ظاہر ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک کٹر مذہبی۔ جنونی۔ ہندوؤں کا دشمن۔ مورتیوں کو توڑنے والا اور مندروں کو برباد کرنے والا حکمران تھا۔ ان باتوں کے ثبوت میں تاریخ نویس جن دلائل کا سہارا لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ فرمان ہے۔ جو "فرمان بنارس" کے نام سے مشہور ہے"۔

اس کے بعد شری گیان چند جی نے سجادو ناتھ سرکار کی تاریخ اورنگ زیب "کیمبرج ہسٹری آف انڈیا"۔ "اے ہسٹری آف انڈیا" مصنفہ پادل پرائس" اور "ریلیجس ہسٹری مغل ایمپررز" مصنفہ سری رام شرما کے وہ اقتباسات دیئے جن میں مذکورہ بالا الزامات کی تائید ہوتی ہے۔ "شری گیان چند لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ فرمان اب بھی بنارس کے منگلا گوری محلہ کے ایک برہمن خاندان کے پاس موجود ہے۔ اور ۱۹۰۵ء میں ایک خاندانی جھگڑے میں گوپی اوپادھیائے کے رشتہ دار منگل پانڈے کے ذریعہ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا تھا"

(مذکورہ بالا فارسی زبان کے فرمان کا ترجمہ درج ذیل ہے)

فرمان بنارس

"مہربانی اور محبت کے سرچشمہ ابوالحسن کو شاہی نوازش کی توقع رکھتے ہوئے یہ معلوم ہو کہ چونکہ ہماری ذاتی فطری نیکیاں سب کی سب اس طرف جھکی ہوئی ہیں جس سے رعایا کی بھلائی اور ملک میں رہنے والوں کی اصلاح ہو۔ اور اس لئے بھی کہ ہمارا مذہب بھی یہی کہتا ہے کہ مندر بالکل نہ توڑے جائیں اور نئے نہ بنائے جائیں۔ اس لئے ہماری عادلانہ حکومت میں یہ خبر ملی ہے کہ کچھ لوگ بنارس کے رہنے والے ہندوؤں پر اور اس کے آس پاس کے رہنے والوں پر اور وہاں کے رہنے والے برہمنوں پر جو کہ مندروں کا انتظام کرتے رہے ہیں دخل دے کر ان پر ظلم کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہاں کا انتظام جو بڑے عرصہ سے ان کے ہاتھ میں ہے ان سے واپس لے لیں۔ اس وجہ سے وہ لوگ بہت پریشان ہیں۔ اور بے حال ہیں۔ اس لئے حکم والا صادر ہوتا ہے کہ اس فرمان کے پہنچنے کے ساتھ ہی سختی سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ کوئی شخص کسی سبب سے بھی ان برہمنوں اور اس جگہ کے دوسرے رہنے والے ہندوؤں کو بالکل تنگ نہ کریں۔ اور ان کو پریشان نہ کریں۔ اور وہ پہلے کی طرح اپنی جگہ اور اپنے مکانوں میں رہ کر بڑے اطمینان کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ ہماری حکومت کے قائم رہنے کی دعا کرتے رہیں۔ اس فرمان کو نہایت ضروری اور اہم سمجھا جائے"۔

اس کے بعد شری گیان چند جی لکھتے ہیں:۔

اس فرمان کے الفاظ سے واضح ہے کہ اسے جاری کرنے کا مقصد کیا تھا ہندوؤں کے مذہبی حقوق پر روک لگانا یا اس کی حفاظت کرنا۔ اس میں مندر نہ بنانے کا جہاں انکار کیا گیا ہے وہاں ہندوؤں کے مذہبی عقیدوں کا بھی بہت مشفقانہ الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے"۔

(بشکریہ لاہور)

سبق آموز معذرت

از مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی

رسوائے زمانہ کتاب "ریلیجس لیڈرز (رہنمایان مذاہب) کے مولفین ہنری ٹامس اور مسز ڈانا ٹامس کی طرف سے معذرت نامہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب (امام جماعت احمدیہ ربوہ) کے نام:۔

۵۷۵ میڈیسن ایوینیو نیویارک (امریکہ)

۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء

"ہمیں اپنی کتاب کے ناشرین کی معرفت آپ کا خط ملا۔ کتاب مذہبی رہنماؤں کی زندہ سوانح عمریاں" میں پیغمبر محمد (صلعم) سے متعلق ہمارے انداز تحریر یا احساسات کے بارہ میں شکایت سنکر ہمیں بہت ہی سخت صدمہ اور رنج ہوا۔ ہمارا تو ہمیشہ سے یہ اعتقاد رہا ہے کہ نبی محترم کی تعلیمات دنیا میں جمہوریت کی ایک بنیادی مظہر ہیں۔ نیز یہ کہ ربانی ریاست (امریکہ) ابراہام لنکن کے فلسفہ کا اصل مذہب اسلام ہی کے اصول ہیں۔ اس امر کے باوجود کہ کتاب کو لکھے ہوئے ۱۵ سال ہو چکے۔ اور جو ایسے ایڈیٹر کی زیر ہدایت تحریر ہوئی تھی۔ جس کا مقصد مغربی رنگ کی پبلک کے سامنے سوانح عمری کو ایک رنگین و دلپسند انداز میں پیش کرنا تھا۔ یہ امر ہرگز ہمارے خیال میں نہ تھا۔ کہ ادنیٰ سی بھی بے وقعتی نبی محترم کی ظالمانہ عظمت کی کریں۔ اور اسی لئے ہم کو ازحد رنج ہے کہ ہم سے کسی شکایت کا موقع پیدا ہوا۔ نبی محترم سے متعلق آپ جو نئی کتاب لکھنا چاہتے ہیں اس پر ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور اگر آپ اس میں ہماری کتاب کا ذکر کریں تو ہم ممنون ہوں گے۔ اگر آپ اپنے ناظرین تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دیں کہ ہم اپنی کتاب کے ان ناموافق تاثرات سے کس درجہ متاسف ہوئے ہیں۔ نیز یہ کہ اسلام کے جو احسانات عظیم ہیں ان میں شک کرنے والوں میں ہم دنیا میں سب سے آخری شخص ہوں گے"۔

(اصل انگریزی عبارت الفضل ۲ مارچ میں شائع ہوئی ہے)

معذرت جس درجہ خوش آئند ہے ظاہر ہے۔ لیکن دو باتیں اور اس سلسلہ میں امت کے سنجیدہ مزاج طبقہ کے لئے سوچنے سمجھنے کی ہیں:۔

(۱) بہترین اور موثر ترین طریقہ اس کتاب کے اس فتنہ کو فرو کرنے کا بجائے ہیجان پرشور احتجاج کے یہی تھا۔ دین کا جوش ایک بڑی نعمت ہے لیکن ہوش کی نعمت جوش سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔

(۲) مرزا محمود صاحب کے دوسرے عقیدے جیسے بھی ہوں۔ یہ ایک بڑی دینی خدمت بہرحال ان سے بن پڑی ہے۔ اور اگر اسی طرح کے خدمات میں وہ آئندہ بھی لگے رہے تو یقیناً امت کے اس طبقہ کے دل میں اپنی جگہ پیدا کر لیں گے۔ جو مایہ الاختلاف پر مقدم مایہ الاشتراک کو رکھتا ہے۔

(بشکریہ صدق جدید)

"خاتم المجددین"

از مکرم سید مشتاق احمد صاحب کرڑی تبلیغ کیمبلپور

ہمارے غیر احمدی بھائی حضرت سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ بڑے معجزہ کے قائل ہیں اور نہ بڑا درجہ پانے کو گوارا کرتے ہیں جبکہ حضور خاتم النبیین صلعم میں تو نبی گر ہو کر سب سے بڑا معجزہ دکھایا اور تمام انبیاء کے آخری ہونے کی وجہ سے سب سے بڑا درجہ پایا۔ مگر ہمارے بھائیوں کو حضور کو افضل ماننا نہایت ہی گراں لگتا ہے۔ لیکن ہاں صرف ایک مولوی کو خاتم کہنے کا خطاب دینا انہیں بہت ہی میٹھا لگتا ہے۔ چنانچہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب مناجات مقبول کو بھی کہ رسالہ التوسل والتنفس کے نام سے خاتم المجددین لکھا ہے رجوع کردہ خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی بہ تصحیح و اضافہ از محمد سراج الحق صاحب کھیل شہرہ شائع کردہ ناظم جتنہ بک ڈپو خواجہ مطبوعہ اسے۔ بڑے ہی پرنس امرتسر

یہاں پر تم اصدر من کے معنے بجا ہیں۔ بھائی مرزا یہ آخری مجدد کہے تو یہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ خبر صادق مصلوح کی پیشگوئی سے کروڑوں کی بھی سمجھ عقیدہ ہے کہ وہ مجدد کئی میں ہو کر گئے۔ واقعی تو ہمارے ان مجاہدین کو حضور صلعم کے حقیقی درجے کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

جناب مولوی عبداللہ صاحب فاضل۔ (مالا بار) آجکل بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو گئے ہیں اور آپ کی صحت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ لہذا نہایت ہی عاجزانہ التماس ہے کہ احباب دعا دیں کہ خدا تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو کامل شفا یابی عطا فرما دے اور ہر کمزوری اور ضعف دور کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر۔ کنانور (مالا بار)

اشاعت لٹریچر مارچ ۵۷ء

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مرکز سلسلہ میں اسلام و احمدیت کے لٹریچر کی اشاعت کا کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اور باوجود نامساعد حالات اور محدود ذرائع کے اعلاء کلمۃ اسلام کا کام ملک کے گوشہ گوشہ میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور ہمدردان اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں مرکز سلسلہ کی اعانت فرمائیں۔ تاکہ یہ کام زیادہ وسعت سے ہو سکے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

جو احباب نشر و اشاعت کا چندہ بھجوانا چاہیں وہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام امانت "ن" نظارت دعوۃ و تبلیغ میں روپیہ کی ترسیل فرمائیں۔

برکات احمد راجیکی قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اشاعت لٹریچر کا ماہ مارچ کا گوشوارہ ذیل میں درج ہے:۔

نام کتاب	تعداد
۱۔ پیغام صلح اردو	۲۰۳
۲۔ خصوصیات قرآن انگریزی	۱۴۵
۳۔ پیغام صلح ہندی	۱۴۰
۴۔ سیرت آنحضرت صلعم انگریزی	۶۳
۵۔ تحریک احمدیت ہندوستان میں انگریزی	۲۴۸
۶۔ کرشن اوتار کا پیغام اردو	۱۴۶
۷۔ " " " ہندی	۲۶۹
۸۔ تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں ۔ اردو	۲۲۱
۹۔ عقائد و تعلیمات اردو	۲۲
۱۰۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگریزی	۳۰۷
۱۱۔ سیرت و سوانح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اردو	۷۰
۱۲۔ محمد خاتم النبیین اردو	۷۲
۱۳۔ آسمانی تحفہ اردو	۸۶۶
۱۴۔ مولانا مودودی صاحب کے بیان پر تبصرہ اردو	۲۳
۱۵۔ آکاشی سوغات گورمکھی	۲۱۶
۱۶۔ حقیقی اسلام (ٹریکٹ اردو)	۸۶
۱۷۔ آکاشی بھینٹ ہندی	۶۴۲
۱۸۔ خاتم النبیین کے بہترین معنی اردو	۷۹
۱۹۔ وہی بار اکرشن ہندی	۴۱۵
۲۰۔ تناسخ یا آواگون اردو	۱۰۳
۲۱۔ اسلام یا اشتراکیت اردو	۱۰
۲۲۔ احمدیت کا پیغام انگریزی	۲۹
۲۳۔ زندہ اسلام اردو	۸۶
۲۴۔ احمدی مسلمان ہیں "	۷۷
۲۵۔ اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے اردو	۱۴۶
۲۶۔ زمانہ کے خلیفہ اور مجدد کو مانو اردو	۱۴۶
۲۷۔ زمانے کی ضرورت انگریزی	۱۲۶
۲۸۔ حکومت وقت اور جماعت احمدیہ اردو	۷۰
۲۹۔ ضرورت مذہب اردو	۳
۳۰۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی	۲۵۵
۳۱۔ اس زمانے کا اوتار بنگالی	۳۹
۳۲۔ وہی ہا ماکرشن "	۳۱

نام کتاب	تعداد
۳۳۔ مذہب اور سائنس اردو	۷
۳۴۔ الہدیٰ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے والے کیلئے ابتدائی ہدایات	۲۷
۳۵۔ ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۱
۳۶۔ برکات خلافت	۱۱
۳۷۔ علمی معجزہ	۱۰
۳۸۔ حقیقۃ الامر یعنی مولوی محمد علی صاحب کی چٹھی کا جواب	۱۱
۳۹۔ کون ہے جو خدا کے کام کو رد کر سکے	۱۳
۴۰۔ عیسائیوں کو نصیحت انگریزی	۲۸۶
۴۱۔ دنیا کے مصائب کا حل انگریزی	۴۵
۴۲۔ ناقابل تسخیر قلعہ "	۲۰۳
۴۳۔ ستیارتھ پرکاش ایڈیشن پر تبصرہ	۱
۴۴۔ " " " حصہ دوم بالکشاف حقیقت	۱
۴۵۔ مولانا مودودی کے رسالہ قادیانی مسئلہ کا جواب	۱۱
۴۶۔ خاتمہ بشارت احمدؐ بجواب قادیانی مذہب الیاس برنی صاحب	۷
۴۷۔ سوانح حیات حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ	۴
۴۸۔ خطبہ جمعہ رجنتک مسلمان تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ دوسروں پر غلبہ نہیں پا سکتے۔ فرمودہ ۱۲ اگست ۴۲ء	
۴۹۔ اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی	۱۰
۵۰۔ میاں محمد صاحب بل اوزلائیڈر کی کھلی چٹھی بنام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کا جواب	
۵۱۔ مولوی محمد علی کا جنگ موعود نبی سے	۱۱
۵۲۔ ذریت طیبہ	۱۱
۵۳۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق انگریزی	۷
۵۴۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء	۱۱

جماعتہائے احمدیہ ہند کے جلسوں کی رپورٹیں

(۲)

جلسہ مصلح موعود جماعت دیودرگ

مورخہ ۲۰/۲/۵۷ مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت کے تمام احباب اور مستورات بھی شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد عبدالغنی صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم محمد عبدالکریم صاحب نور نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شان میں لکھی ہوئی نظم سنائی اس کے بعد خاکسار نے "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر تقریباً ۴۵ منٹ تقریر کی۔ اور بتایا گیا کہ تفسیر کبیر کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اور حضور ایدہ اللہ کے وجود باجود سے تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ الحمد للہ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود اس مبارک وجود کے لئے فرمایا۔ کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ اور جلد جلد بڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہماری تمام مرادوں کو پورا فرمائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین۔ اسکے بعد مکرم بھائی محمد ابراہیم صاحب نے بہت لمبی دعا فرمائی۔ بعد دعا کے جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد عبدالحلیم عفی عنہ دیودرگ

جلسہ پیشوایان مذاہب اورین (بہار)

مورخہ ۳/۲/۵۷ کو زیر صدارت حضرت سید ونارت حسین صاحب ایک جلسہ پیشوایان مذاہب اورین میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے "تمام مہاپرشوں کی عزت کرنا ہم سب کا فرض ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ و نوحؑ محمد رسول اللہ صلعم۔ کرشنؑ۔ رام چندرؑ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی اور خارق عادت تائید و نصرت اور مخالفین کی ناکامی کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا فضل الدین صاحب نے نجات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد عباس صاحب نے تقریر کی۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ ہندو مسلمان مرد و عورت کی کئی سو کی حاضری تھی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

جلسہ کے بعد مکرم مولوی محمد عباس صاحب پیش امام بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

حسن الحق فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ حال اورین

جلسہ جماعت احمدیہ بھاگلپور

۲۳/۲/۵۷ کو مکرم عابد حسین صاحب محلہ سرائے بھاگلپور شہر میں بعد نماز ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں برہ پورہ اور احمدیہ بلڈنگ کے احمدی شریک ہوئے اور بعض غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ غیر احمدی حضرات ارد گرد بیٹھ کر سنتے رہے۔ اور کچھ جلسہ میں بھی شریک ہوئے۔

جلسہ جماعت احمدیہ برہ پورہ

مورخہ ۶/۳/۵۷ کو بعد نماز مغرب برہ پورہ بر مکان مکرم شیخ حامد علی صاحب احمدی ایک جلسہ برہ پورہ کی جماعت کی طرف سے منعقد ہوا۔ تقریر کا موضوع معیار نبوت اور اجرائے نبوت تھا جو درحقیقت ایک غیر احمدی عالم مولوی عبدالواسع صاحب کی ایک تقریر کے رد میں تھی جو انہوں نے جو گذشتہ دنوں برہ پورہ میں کی تھی۔ دوران تقریر میں مخالفین نے جلسہ گاہ میں پتھر بھی پھینکے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ اور ۲½ گھنٹے تک تقریر جاری رہی۔ بعض تعلیم یافتہ غیر احمدیوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اور احمدیہ بلڈنگ کے کچھ احمدی دوست اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور جلسہ کامیابی سے انجام پذیر ہوا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب سورج گڑھا

مورخہ ۱۲/۳/۵۷ بعد نماز مغرب سورج گڑھا محلہ مکسکی میں بعد نماز مغرب مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ جس میں بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر احمدی اور غیر مسلم بھی شریک ہوئے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم سیٹھ رام سرن صاحب آف سورج گڑھا نے کی۔ اور تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے سوا گھنٹہ تک دنیا کے مہاپرشوں کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں کرشنؑ۔ رام چندرؑ۔ موسےٰؑ و عیسےٰؑ۔ آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفین کے مقابل پر کامیابی اور نشانات بینہ کو بیان کیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدر محترم نے تقریر پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے خیالات کو سراہا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور دوسرے روز مکرم سید عبدالمعین صاحب دکاندار بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ موصوف کی استقامت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبدالحی مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور حال مارواڑین ۲۸/۳/۵۷

مالی سال ختم ہو رہا ہے

احباب و عہدیداران کی خاص توجہ کیلئے

(اعلان)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ختم ہونے میں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فی صدی ادائیگی پر دیر نہ لگائیں اور جلد تا جلد ادا کریں اور عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ جملہ وصول شدہ رقوم ۲۵ر اپریل سے قبل ہی مرکز میں بھجوا دیں تاکہ وہ رقوم اس ماہ کے ختم ہونے تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل ہو کر اس سال کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ر اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل نہ ہو سکی تو اگلے سال میں محسوب ہوگی اور اس سال جماعت کے ذمہ بقایا رہ جائے گا۔

اس ماہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش درکار ہے۔ کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ چندہ جات پورا نہیں ہوا۔ جماعتوں کی روحانی ترقی اور بہبودی میں مقامی عہدیداران کو بھی بہت دخل ہے پس جن عہدیداران نے سال کے دوران میں غفلت یا سستی کی ہے ان کو چاہیئے کہ اب اس کی تلافی کریں اور جن عہدیداروں نے سال بھر شوق اور محنت سے کام کیا ہے وہ اس ماہ میں مزید جدوجہد کر کے زیادہ ثواب کما سکتے ہیں غرضیکہ بجٹ کو پورا کرنا عہدیداران اور جملہ احباب جماعت کا فرض ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد احباب جماعت کی خاص توجہ اور عملی نمونہ کا متقاضی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے چندہ کا قائل نہیں ہوں کہ وعدہ (بجٹ) تو لکھا دیا جائے اور پھر خطوکتابت ہو پیہم یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش بیٹھا ہے۔ تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جیبیں خدا تعالیٰ کے حضور زیادہ کھنچیں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بڑھا دے گا۔"

اس وقت تک بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد میں بہت زیادہ کمی ہے جس کو پورا کرنے کے لئے احباب کی خاص توجہ درکار ہے۔ ہر احمدی نے بیعت کے وقت یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو ہر حالت میں دنیا پر مقدم کرے گا۔ لیکن وہ عملی طور پر اس کا مظاہرہ نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ ایمان میں ابھی بہت کمزور ہے جس کی اسے فکر کرنی چاہیئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا سایہ ہماری جماعت پر ہے۔ اور جماعت کے سارے کام اس کے فضل و کرم سے ہی سرانجام پا رہے ہیں اور احباب کا مالی قربانی کرنے میں خصوصیت کرنا ہو لگا کے شہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ۔ قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق چندہ مولوی تیار کرنے کی ایک سکیم نظارت تعلیم [illegible] ہے اس کلاس میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو انجمن کی طرف سے کتب وغیرہ کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ مبلغ ۲۰ اور ۲۵ روپے کے درمیان ماہوار وظیفہ بھی ملے گا۔ ایسے احباب کو بعد تکمیل تعلیم کم از کم [illegible] سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہدایات کے ماتحت انجمن کے مقرر کردہ مشاہرہ پر ہندوستان میں فریضہ تبلیغ ادا کرنا ہوگا۔ ہم خرما و ہم ثواب کا یہ نادر موقعہ ہے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے کم از کم مڈل پاس طلباء خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں اور صدر جماعت [illegible] کے معہ نقول سرٹیفکیٹ جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ جلد انتخاب کر کے ماہ اپریل میں کلاس جاری کی جا سکے۔ کوائف۔ نام۔ ولدیت۔ سکونت معہ پورا پتہ۔ عمر۔ صحت۔ مڈل یا میٹرک کا امتحان کس سال پاس کیا (مصدقہ نقل سرٹیفکیٹ ملحق فرمائیں) والد یا سرپرست کا ذریعہ معاش اور اندازہ ماہوار آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ (نوٹ) درخواست کنندہ کیلئے اردو بخوبی لکھنا پڑھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید بآسانی پڑھ سکتا ہو اور عربی کا کچھ حصہ بھی جانتا ہو۔ عمر تیرہ سال سے کم اور تیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ شادی شدہ ہو تو درخواست میں ان امور کی بھی وضاحت کر دی جائے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جملہ مبلغین متوجہ ہوں

جملہ مبلغین کو انفرادی طور پر بھی آفس آرڈر نمبر $\frac{198}{8\text{-}4\text{-}57}$ کی نقل بھجوائی جا رہی ہے اور اس اعلان کے ذریعہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سارے بل بابت ماہ اپریل مورخہ $\frac{24}{4}$ تک مکمل کر کے پوسٹ کر دیں تاکہ تمام بل اپریل کے آخر تک یعنی موجودہ مالی سال میں ہی جمع آمد ہو جائیں۔ موجودہ مالی سال $\frac{4}{57}$-۳۰ کو ختم ہو رہا ہے۔

مرکزی مبلغین کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اگر کرایہ مکانات کی رسیدیں نہ مل سکیں تو اپنی رسید بنا کر ارسال کر دیں نیز ذاتی الاؤنس کا پورے ماہ کا بل بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور عدم ادائیگی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع غلہ مقرر کیا ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔

چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے تا بیوائیں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان لوگوں کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد جو کچھ رقم بچ رہے تو ایسی تمام نقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ اس رقم کی دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں قادیان کے ارد گرد غلہ کی اوسط قیمت اٹھارہ روپے فی من ہے اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ۱۳ روپے بنتی ہے۔ پس فطرانہ کی پوری شرح ایک روپیہ تین آنے یا ایک روپیہ انیس نئے پیسے مقرر کی جاتی ہے۔

عید فنڈ کی کم از کم شرح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے۔ قیمت خرید کے اعتبار سے اس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ قیمت سے چار گنا زیادہ تھی۔ اس زمانہ سے احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور اس لحاظ سے اس چندہ کی شرح بھی زیادہ ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن جماعت کے اکثر دوست کم از کم شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی عید فنڈ میں ادائیگی نہیں کر رہے۔ جس کے نتیجہ میں اس مد میں آمد برائے نام ہو رہی ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں اور حسب توفیق اور زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دے کر ثواب کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور عید کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان برائے فدیۃ الصیام

جو دوست کسی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں یا عورتیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں وہ فدیۃ الصیام کی رقم (ایک ماہ کا خرچ اکل و شرب) یہاں بھجوا دیں۔ غرباء صدر ویشان میں تقسیم کر کے روزے رکھوا دیئے جائیں گے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خبریں

نئی دہلی، ۷ر اپریل حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ اس سال ۱۵ اور ۱۶ر اگست کو پورے ملک میں آزادی کے دس سال پورے ہونے اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی صد سالہ سالگرہ کے سلسلہ میں عام تعطیل رہے گی۔

کراچی، ۷ر اپریل۔ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمٰن نے یہاں پہنچنے پر اخباری نامہ نگاروں سے کہا کہ میں مشرقی پاکستان کے موجودہ دستور سے مطمئن نہیں ہوں۔ اور کل جب پاکستان کی قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا تو میں مشرقی پاکستان کے مطالبہ خود مختاری کی پرزور وکالت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان اسمبلی نے خود مختاری کا جو متفقہ مطالبہ کیا ہے اس کو منظور کر لیا جائے۔

قاہرہ ۷ر اپریل۔ اسرائیل مصری سرحد پر مامور ہندوستانی سپاہیوں کو ان سرنگوں سے مستقل خطرات درپیش ہیں جو اسرائیلیوں نے سرحدی علاقوں میں بچھا رکھی ہیں۔ ہندوستانی سپاہیوں نے اپنے علاقہ سے اس وقت تک چار سو اینٹی ٹینک سرنگوں کو ہٹا لیا ہے۔ مزید برآں جگہ جگہ فونٹیس پن اور دوسری چیزیں بھی بکھری پڑی ہیں۔ لیکن جونہی کوئی شخص ان کو اٹھاتا ایک زور کا دھماکا ہوتا اور اٹھانے والے کی موت واقع ہو جاتی۔ کیونکہ یہ اشیاء فی الحقیقت خطرناک قسم کی ہیں۔

لاہور ۷ر اپریل۔ صدر آئزن ہاور کے نمائندہ مسٹر جیمس ہیگر ٹی نے یہاں پر کہا کہ افغانستان اپنی جغرافیائی پوزیشن کے باعث مشرقی اور مغربی بلاک کے درمیان غیر جانبداری پر قائم رہے گا۔

قاہرہ ۷ر اپریل۔ آئندہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر نہر سوئز ہر قسم کے جہازوں کی آمدورفت کے لئے کھل جائے گی۔ آجکل نہر سے صرف ۲۰ ہزار ٹن کے جہاز گذر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ آخری جہاز ابوقیر کو نکال لیا گیا ہے۔ اور اسے کھارے پانی کی جھیل کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جنرل وھیلر نہر کے کھل جانے کا باقاعدہ اعلان آج کسی وقت کریں گے۔ واضح رہے کہ نہر سوئز کو ۱۰ر اپریل کو کھلنا تھا۔ لیکن اب دو روز قبل ہی نہر کھل جائے گی۔

لکھنؤ ۷ر اپریل۔ حکومت یوپی نے گذشتہ مہینہ میں تقریباً پندرہ لاکھ چہتر ہزار بانوے روپے امدادی کاموں میں صرف کئے۔ اس رقم میں سے ایک لاکھ روپے تو ان لوگوں کی امداد پر خرچ کیا گیا جو حالیہ ژالہ باری کا شکار ہوئے تھے یا جن کے ساز و سامان نذر آتش ہو گئے تھے۔ اور تیرہ ہزار روپے کی رقم ہر ضلع کے مجسٹریٹ کو اس لئے دی گئی تھی۔ کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے اسکنڈری اسکولوں میں عدم ادائیگی فیس کے سبب کمی کو پورا کریں

چنڈیگڑھ۔ ۸ر اپریل۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں مکھیہ منتری پنجاب نے آج بعد دوپہر پنجاب کی نئی وزارت کا اعلان کر دیا ہے۔ نئی وزارت میں ۸ وزیر ۵ ڈپٹی وزیر ہوں گے۔ ۸ وزیروں میں سردار کیروں خود بھی شامل ہیں۔ وزارت میں مکھیہ منتری سردار پرتاپ سنگھ کیروں کے علاوہ حسب ذیل وزیر ہونگے:۔

سردار گیان سنگھ راڑیوالا (سابق مکھیہ منتری پیپسو) گیانی کرتار سنگھ۔ ماسٹر بنتا سنگھ۔ پنڈت موہن لال۔ پنڈت امرناتھ ودیا النکار اور راؤ بیریندر سنگھ ساتویں وزیر کے نام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ یہ ساتواں وزیر ہریانہ پرانت سے لیا جانے گا۔ وزارت میں جو پانچ ڈپٹی وزیر لئے گئے ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) پروفیسر یشونت رائے (۲) ڈاکٹر پرکاش کور (۳) شری یش مالک اخبار ملاپ (۴) شری بلبیر سنگھ اور (۵) بخشی پرتاپ سنگھ۔ نئی وزارت کل صبح حلف لے گی۔

مکتوب جناب پربودھ چندر وزیر مالیات

جناب پربودھ چندر صاحب وزیر مالیات پنجاب کے حالیہ انتخابات میں کامیاب ہونے پر ان کی خدمت میں نظارت ہذا نے تہنیتی مکتوب ارسال کیا تھا۔ جواباً انہوں نے جو مکتوب ارسال فرمایا اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان $\frac{۳}{۵۷}$۔۲۰

چنڈی گڑھ ۲۰ر مارچ ۱۹۵۷ء

مہربانم۔ پنجاب ودہان سبھا منتخب ہونے پر آپ مشفقانہ تہنیتی پیغام بھجوانے پر میں آپ کا ممنون ہوں۔ میں اس امر میں کوشاں رہوں گا کہ جو اعتماد مجھ پر کیا گیا ہے میں اس کے قابل ہوں اور اپنے ملک کی خدمت گذاری کے لئے اپنی انتہائی کوشش کروں گا۔ فقط آداب

آپ کا مخلص پربودھ چندر

جناب رادھا ناتھ رتھ صاحب منسٹر تعلیم و رسل رسائل کی تشریف آوری

جناب منسٹر صاحب محترم مورخہ ۷ر فروری کو کٹک کی احمدیہ جماعتوں میں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ اڑیسہ کے مشہور اخبار کے نامہ نگار اور چند کانگریسی لیڈر بھی تشریف لائے تھے۔ خاکسار اور جماعتوں کے چیدہ چیدہ افراد نے اس وفد کا استقبال کیا۔ سیاسی۔ مذہبی اور اقتصادی امور پر کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

عاجز نے جماعت احمدیہ کی حکومت وقت کے ساتھ وفاداری اور دنیا میں کس طرح مذہبی رواداری قائم ہو سکتی ہے اس کے متعلق واقف کرایا۔ نیز یہ بھی ذکر کیا کہ ہمارے امام ایدہ اللہ نے سال میں ایک دن مقرر کیا ہوا ہے کہ ہر مذہب کے نمائندہ ایک سٹیج پر اپنے اپنے اوتاروں کی سوانح عمری اور تعلیم کے متعلق لیکچر دیں تاکہ مذہبی خلش جو دلوں میں ہے وہ دور ہو جائے ان باتوں کو سنکر وزیر صاحب موصوف اور ان کے ساتھیوں نے خوشی کا اظہار کیا عاجز نے مطالعہ کے لئے انگریزی اور اڑیہ لٹریچر پیش کیا انہوں نے خوشی سے قبول کیا اور وعدہ کیا کہ ہم پھر حاضر ہوں گے۔ آخر میں چائے سے تواضع کی گئی۔

سید فضل عمر کٹکی مبلغ علاقہ اڑیسہ

آزاد ممبران اسمبلی کی خدمت میں مشورہ

ضلع شاہجہانپور میں اسمبلی کی تمام سیٹیں آزاد ممبران نے حاصل کی ہیں۔ تحصیل شاہجہانپور سے مکرم اشفاق علی خاں صاحب کامیاب ہوئے۔ ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے ایک ذاتی مشورہ بھی عرض کیا گیا ہے۔ اگر بھارت بھر کے تمام آزاد ممبران اس پر غور فرمائیں۔ تو امید ہے وہ ملکی و قومی ترقی کے لئے ضرور قربانی کریں گے۔

ذاتی خیال کی بناء پر ایک گذارش پیش خدمت ہے۔ میرے خیال میں موجودہ دور میں کانگریس دوسری پارٹیوں کی نسبت ملک کی بہتر رنگ میں خدمت کر رہی ہے۔ اگر کانگریس اور زیادہ مضبوط ہو جائے۔ اور اس میں بے لوث خدمت کرنے والے ممبران کا اضافہ ہو جائے۔ تو وہ ملکی ترقیات کے پروگراموں کو آسانی سے سرانجام دے سکتی ہے۔ اگر آپ قربانی کر کے کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ آپ کے کاموں میں برکت ڈالے گا۔ آزاد رہنے کی بجائے آپ کانگریس میں شامل ہو کر ملک و قوم کے لئے بہتر رنگ میں کام کر سکیں گے۔

خاکسار خورشید احمد پربھاکر مبلغ سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور

٣١ مارچ تک صد فیصدی چندہ تحریک جدید

ادا کرنے والے احباب کی فہرست

دفتر اول سال نمبر ٢٣

١۔ مکرمہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان 303/8/-
٢۔ " بیگم صاحبہ " " 54/-/-
٣۔ " مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل " 45/-/-
٤۔ " مولوی برکات احمد صاحب راجیکی " 75/-/-
٥۔ " شیخ غلام جیلانی صاحب " 256/-/-
٦۔ " سراج الدین صاحب موذن " 7/5/-
٧۔ " اہلیہ صاحبہ " " 5/4/-
٨۔ " محمد ابراہیم صاحب غالب " 15/4/-
٩۔ " دفعدار محمد عبد اللہ صاحب " 8/12/-
١٠۔ " ممتاز احمد صاحب ہاشمی " 6/4/-
١١۔ " عبد العظیم صاحب جلد ساز " 11/-/-
١٢۔ " بابا خدا بخش صاحب طفلواله " 5/7/-
١٣۔ " بھائی شیر محمد صاحب " 11/[illegible]/-
١٤۔ " منشی عطاء الرحمن صاحب " 6/6/-
١٥۔ " والدہ صاحبہ " 6/6/-
١٦۔ " والد صاحب " 6/6/-
١٧۔ " اہلیہ صاحبہ " 6/6/-
١٨۔ " قریشی فضل حق صاحب " 5/4/-
١٩۔ " بابا محمد دین صاحب " 8/4/-
٢٠۔ " حاجی محمد دین صاحب تہالوی " 42/-
٢١۔ " اہلیہ صاحبہ " " 10/-
٢٢۔ " چوہدری محمد طفیل صاحب " 61/-
٢٣۔ " حکیم عبد الرحیم صاحب " 5/-
٢٤۔ " مولوی محمد حفیظ صاحب " 12/4/-
٢٥۔ " مولوی محمد عبد اللہ صاحب " 5/2/-
٢٦۔ " اہلیہ صاحبہ مرحومہ " 5/2/-
٢٧۔ " مولوی محمد اسحاق صاحب " 30/-
٢٨۔ " اہلیہ صاحبہ " " 10/-
٢٩۔ " ڈاکٹر عطر دین صاحب " 5/10/-
٣٠۔ " مولوی عبد القادر صاحب " 5/3/-
٣١۔ " مستری محمد حسین صاحب " 36/-
٣٢۔ " حاجی فضل محمد صاحب " 5/7/-
٣٣۔ " مستری محمد دین صاحب " 22/10/-
٣٤۔ " صوفی علی محمد صاحب سیالکوٹی " 10/8/-
٣٥۔ " افتخار احمد صاحب اشرف معہ والدہ " 15/6/-

٣٦۔ مکرم مرزا ظہیر الدین صاحب قادیان 5/11/-
٣٧۔ " نواب خان صاحب " 5/12/-
٣٨۔ " نور محمد صاحب پوچھ " 6/2/-
٣٩۔ " مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری 63/-
٤٠۔ " اہلیہ صاحبہ مستری ہدایت اللہ صاحب " 6/5/-
٤١۔ " بچی " " 5/3/-
٤٢۔ " والد صاحب " " 5/3/-
٤٣۔ " اہلیہ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی 5/2/-
٤٤۔ " مولوی محمد احمد صاحب مبلغ " 10/-
٤٥۔ " مولوی عبد القادر صاحب اعوان " 10/6/-
٤٦۔ " مستری ہدایت اللہ صاحب " 6/-
٤٧۔ " ابن محمود احمد صاحب ابن عبد القادر صاحب مالاباری 12/8/-
٤٨۔ " مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل " 19/-
٤٩۔ " ناصرہ بیگم بنت سیٹھ محمد [illegible] علی صاحب 6/-
٥٠۔ " یوسف حسین صاحب ابن احمد حسین صاحب " 22/-
٥١۔ " محی الدین صاحب غوری " 8/4/-
٥٢۔ " والدہ صاحبہ " " 8/4/-
٥٣۔ " غلام حسن خاں صاحب " 5/-
٥٤۔ " شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد 5/-
٥٥۔ " محمد اسمعیل صاحب غوری یادگیر 50/-
٥٦۔ " خواجہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حسن صاحب " 27/-
٥٧۔ " عبد الغفار صاحب " 12/8/-
٥٨۔ " احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمعیل صاحب غوری 28/-
٥٩۔ " مہر النساء صاحبہ ڈیرہ دگڑھ 45/-
٦٠۔ " محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ 6/-
٦١۔ " امام علی صاحب اودھے پور کٹیا 16/-
٦٢۔ " صالح خاتون صاحبہ بنگو مرائے 30/-
٦٣۔ " سید یعقوب الرحمن صاحب سونگھڑہ 265/-
٦٤۔ " صدیق امیر علی صاحب منگلور 257/8/-
٦٥۔ " اہلیہ صاحبہ " 197/8/-
٦٦۔ " سید محمد یونس صاحب سرو 7/3
٦٧۔ " منشی محمد رحمت اللہ صاحب چک ایرچھ 6/10/-
٦٨۔ " بابا شکر دین صاحب قادیان 19/5/-
٦٩۔ مکرمہ زبیدہ بانو بیگم صاحبہ حیدر آباد 10/8/-
٧٠۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قادیان 8/1/-
٧١۔ " والدہ صاحبہ " " 6/13/-
٧٢۔ " اہلیہ صاحبہ " " 6/13/-
٧٣۔ مکرم بہادر خان صاحب " 5/4/-
٧٤۔ مرزا عبد اللطیف صاحب " 24/-

٣١ مارچ تک صد فیصدی چندہ تحریک جدید

ادا کرنے والے احباب کی فہرست

دفتر دوم سال نمبر ١٣

١۔ مکرمہ امۃ العلیم بیگم صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان 15/2/-
٢۔ " امۃ الکریم بیگم صاحبہ " " 5/-
٣۔ " اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل قادیان 45/-
٤۔ " اہلیہ صاحبہ مرحومہ " " 10/-
٥۔ " والدہ اہلیہ صاحبہ " " 10/-
٦۔ مکرم سعادت احمد ابن " 10/-
٧۔ " چوہدری عبد القدیر صاحب " 14/8/-
٨۔ " اہلیہ صاحبہ " " 5/5/-
٩۔ " غلام قادر صاحب گجراتی " 6/-
١٠۔ " بابا الٰہ بخش صاحب " 10/10/-
١١۔ " حافظ عبد العزیز صاحب " 5/10/-
١٢۔ " محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی " 5/13/-
١٣۔ " ملک خیر الدین صاحب " 5/12/-
١٤۔ " شیخ عبد الحمید صاحب عاجز " 36/8/-
١٥۔ " اہلیہ صاحبہ " " 7/4/
١٦۔ " اہلیہ ممتاز احمد صاحب ہاشمی " 5/1/-
١٧۔ " مرزا محمد اقبال صاحب " 6/14/-
١٨۔ " اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب " 5/5/-
١٩۔ " میاں محمد اسماعیل صاحب " 15/12/-
٢٠۔ " اہلیہ اول مرزا ظہیر الدین صاحب " 5/1/-
٢١۔ " اہلیہ ثانی " " " 5/1/-
٢٢۔ " بچگان " " " 5/1/-
٢٣۔ " مطیع الرحمن ابن قریشی عطاء الرحمن صاحب " 5/3/-
٢٤۔ " امۃ العزیز صاحبہ بنت " " " 5/3/-
٢٥۔ " والدین حاجی محمد دین صاحب " 9/2/-
٢٦۔ " اہلیہ مولوی عبد القادر صاحب " 5/9/-
٢٧۔ " چوہدری فیض احمد صاحب " 5/6/-
٢٨۔ " اہلیہ صاحبہ " " 5/-
٢٩۔ " سید محمد محسن صاحب مبلغ " 5/10/-
٣٠۔ " اہلیہ حافظ الہ دین صاحب " 5/-
٣١۔ " محمد یوسف صاحب زیروی " 6/8/-
٣٢۔ " اہلیہ صاحبہ مولوی محمد حفیظ صاحب " 5/8/-
٣٣۔ " بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں " 5/8/-
٣٤۔ " اہلیہ صاحبہ " " 5/-
٣٥۔ " اہلیہ صاحبہ فضل الرحمن صاحب " 5/14/-
٣٦۔ " بابا فضل احمد صاحب " 9/4/-
٣٧۔ " بابا شیخ احمد صاحب " 5/12/-
٣٨۔ " بشیر احمد صاحب کالا افغاناں " 5/11/-
٣٩۔ " اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب " 5/2/-
٤٠۔ " والد صاحب مرحوم " " " 5/2/-

٤١۔ مکرمہ والدہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب قادیان 5/2/-
٤٢۔ " بچگان " " " 6/-
٤٣۔ مکرم سکندر خان صاحب " 9/8/-
٤٤۔ " وسیع الدین صاحب مدراسی " 5/-
٤٥۔ " مہر دین صاحب " 5/-
٤٦۔ " اہلیہ مستری محمد حسین صاحب " 6/-
٤٧۔ " صوفی علی محمد صاحب معذور " 15/3/-
٤٨۔ " شیخ محمد یعقوب صاحب " 8/2/-
٤٩۔ " نذیر احمد صاحب جورہاٹ آسام 6/-
٥٠۔ " مستری عبد الغفور صاحب قادیان 5/9/-
٥١۔ " اہلیہ محی الدین صاحب غوری حیدر آباد 18/4/-
٥٢۔ " محمد الیاس صاحب یادگیر 20/8/-
٥٣۔ " عبد الحبیب صاحب گلبرگہ " 7/7/-
٥٤۔ " محمد ادریس صاحب " 6/4/-
٥٥۔ " رحمت اللہ صاحب غوری " 7/3/-
٥٦۔ " رحمن بی صاحبہ اہلیہ عبد الکریم صاحب " 5/-
٥٧۔ " عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحفیظ صاحب " 5/-
٥٨۔ " سہیلہ طیبہ " 5/-
٥٩۔ " انیسہ صدیقہ بنت رحمت اللہ صاحب غوری " 5/-
٦٠۔ " ضمیرہ بی بی صاحبہ بنگال 5/2/-
٦١۔ " سلیمان بی بی صاحبہ " 7/3/-
٦٢۔ " عبد الکریم صاحب نور دیودرگ 5/-
٦٣۔ " بچگان محمد عبد الرحیم صاحب " 5/-
٦٤۔ " شوکت سعید صاحب جے پور 7/-
٦٥۔ " عفت سعید صاحبہ " 6/-
٦٦۔ " سلمیٰ لطیف صاحبہ " 6/-
٦٧۔ " ناصرہ لطیف صاحبہ " 6/-
٦٨۔ " مومن لطیف صاحبہ " 5/-
٦٩۔ " محمد عارف خاں صاحب کلکتہ 6/-
٧٠۔ " زبیر احمد صاحب " 5/-
٧١۔ " مبغورہ خاتون صاحبہ بھرت پور 5/13/-
٧٢۔ " ایم منور احمد ابن ایم عثمان صاحب ساگر 6/-
٧٣۔ " بشیر احمد صاحب شاہجہان پور 9/8/-
٧٤۔ " قاضی کلیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ 6/-
٧٥۔ " عبد العزیز صاحب رشی نگر 5/-
٧٦۔ " مرزا امیر بیگ صاحب گونڈہ 369/-
٧٧۔ " نعیمہ خاتون صاحبہ بھاگلپور 8/12/-
٧٨۔ " طالعہ بیگم صاحبہ " 11/6/-
٧٩۔ " ام الوداع صاحبہ " 16/-
٨٠۔ " سہیلہ محبوب صاحبہ " 10/-
٨١۔ " خورشید جہاں بیگم معہ بچگان بیگو سرائے 12/-

۸۲۔ مکرم سید وراثت علی صاحب سونگڑہ 5/-
۸۳۔ " خاندان مولوی عبدالرحمٰن صاحب سمبلپور 7/-
۸۴۔ " حاجی خاں صاحب کیرنگ 5/-
۸۵۔ " کمبودہ بی بی صاحبہ " 5/-
۸۶۔ " والدہ مکرم خان صاحب " 5/-
۸۷۔ " زیرہ بی بی صاحبہ " 5/-
۸۸۔ " غلام احمد خاں صاحب " 5/-
۸۹۔ " واللہ بی بی صاحبہ " 5/-
۹۰۔ " عبدالرزاق صاحب منگلوری۔ بمبئی 10/-
۹۱۔ " دی پی عبدالحی صاحب " 5/-
۹۲۔ " سید شفیق احمد صاحب " 10/-
۹۳۔ " حضرت صاحب منڈاسگر ہبلی 6/4/-
۹۴۔ " سید غوثو میاں صاحب " 6/-
۹۵۔ " ایم۔ کے محمد صاحب منارگھاٹ 5/12/-
۹۶۔ " اے شاہ الحمید صاحب " 5/4/-
۹۷۔ " بچگان صدیق امیر علی صاحب منگلور 45/-
۹۸۔ " محمود حسین صاحب " 10/4/-
۹۹۔ " محمود حسن صاحب " 10/-
۱۰۰۔ " احمد حسن صاحب " 5/-
۱۰۱۔ " بی فاطمہ صاحبہ پینگاڈی 5/12/-
۱۰۲۔ " بی خدیجہ صاحبہ " 5/12/-
۱۰۳۔ " اے علی کٹی صاحب " 19/2/-
۱۰۴۔ " بی صفیہ صاحبہ " 5/4/-
۱۰۵۔ " بی حلیمہ صاحبہ " 12/15/-
۱۰۶۔ " سی۔ ایچ رقیہ صاحبہ " 5/6/-
۱۰۷۔ " پی پی مریم صاحبہ " 7/8/-
۱۰۸۔ " اے پی خدیجہ صاحبہ " 5/4/-
۱۰۹۔ " کے۔ پی زبیر صاحب " 6/-
۱۱۰۔ " ی۔ محمد صاحب کوڈالی 5/4/-
۱۱۱۔ " ایم محی الدین صاحب " 5/-
۱۱۲۔ " عبدالغنی صاحب بانڈے مانڈوش 4/-
۱۱۳۔ " عبدالوہاب صاحب نائیک آسنور 5/4/-
۱۱۴۔ " رمضان صاحب دگے " 5/-
۱۱۵۔ " ولی شیخ صاحب " 5/-
۱۱۶۔ " محمد صابر صاحب کاتب " 5/2/-
۱۱۷۔ " عبدالخالق صاحب شیخ " 5/-
۱۱۸۔ " عبدالرزاق صاحب ڈار " 5/8/-
۱۱۹۔ " ٹی کے ویرن کٹی صاحب کرولائی 15/-
۱۲۰۔ " سلیم بیگم صاحبہ بسنا 10/-
۱۲۱۔ " نصرت جہاں بیگم صاحبہ " 19/-
۱۲۲۔ " حبیبہ بیگم صاحبہ " 10/-
۱۲۳۔ " منصور احمد صاحب " 10/-
۱۲۴۔ " منظور احمد صاحب " 6/-
۱۲۵۔ " ظفر احمد صاحب " 5/-
۱۲۶۔ " فضل الرحمٰن صاحب چوردوار 5/-
۱۲۷۔ " محمد سعدی اللہ صاحب چنڈالی 6/-
۱۲۸۔ " نواب دین احمد صاحب بیگو سرائے 10/-

۱۲۹۔ مکرم محمد تقی صاحب مودہا 12/-
۱۳۰۔ " بہادر صاحب معہ اہلیہ کرڈاپلی 5/-
۱۳۱۔ " احمد دین صاحب معہ اہل وعیال " 5/-
۱۳۲۔ " شیخ مکرم علی صاحب " 5/-
۱۳۳۔ " عبدالعزیز صاحب تیماپور 5/-
۱۳۴۔ " حکیم میر غلام محمد صاحب باڑی پورہ 5/12/-
۱۳۵۔ " بچگان " 10/-
۱۳۶۔ " میر غلام رسول صاحب " 5/12/-
۱۳۷۔ " اہلیہ وبچگان " 5/12/-
۱۳۸۔ " اہلیہ میر غلام محمد صاحب " 5/12/-
۱۳۹۔ " میر عبدالمجید صاحب " 5/12/-
۱۴۰۔ " اہلیہ وبچگان " 5/12/-
۱۴۱۔ " راجہ فضل الرحمٰن خانصاحب " 8/-
۱۴۲۔ " محمد رمضان صاحب " 5/8/-
۱۴۳۔ " غلام محمد صاحب ایحقر " 5/8/-
۱۴۴۔ " شیر محمد خاں صاحب " 5/8/-
۱۴۵۔ " اہلیہ وبچگان غلام محمد صاحب نون " 10/12/-
۱۴۶۔ " عائشہ بیگم صاحبہ چک الیرچھ " 5/8/-
۱۴۷۔ " راجہ غلام محمد خاں صاحب " 5/8/-
۱۴۸۔ " محمد خواجہ صاحب غوری یادگیر 12/4/-
۱۴۹۔ " انیسہ بیگم صاحبہ " 6/-
۱۵۰۔ " محمد عبداللہ صاحب بھدرواہ 6/-
۱۵۱۔ " مستری محمد یوسف صاحب کھڈا 5/-
۱۵۲۔ " محمد رمضان صاحب گجراتی قادیان 26/6/-
۱۵۳۔ " اہلیہ صاحبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب " 5/-
۱۵۴۔ " گیانی عبداللطیف صاحب " 6/2/-
۱۵۵۔ " بشیر احمد صاحب خادم " 6/-
۱۵۶۔ " مولوی محمد احمد صاحب " 6/-
۱۵۷۔ " اہلیہ حکیم محمد دین صاحب مبلغ " 13/7/-
۱۵۸۔ " سعیدہ بیگم صاحبہ بنت " 6/7/-
۱۵۹۔ " غلام رسول صاحب گھناٹے رشی نگر 5/4/-
۱۶۰۔ " محمد عبداللہ صاحب درزی " 5/-
۱۶۱۔ " ایم کے عبداللہ صاحب منارگھاٹ 5/-
۱۶۲۔ " سید منظور احمد صاحب یوکیٹل 7/-
۱۶۳۔ " بشیر الدین احمد صاحب حیدرآباد 7/-
۱۶۴۔ " سراج الحق صاحب " 5/12/-
۱۶۵۔ " موزیہ سلطانہ صاحبہ " 6/1/-
۱۶۶۔ " عبدالباسط صاحب " 6/2/-
۱۶۷۔ " احمد اللہ بیگ صاحب " 15/-
۱۶۸۔ " محمد اسحٰق صاحب راجوری " 15/-
۱۶۹۔ " عبدالقادر صاحب منگلور 9/4/-
۱۷۰۔ " اہلیہ صاحبہ " 6/4/-
۱۷۱۔ " بچگان " 6/4/-
۱۷۲۔ " ولی محمد صاحب گجراتی قادیان 26/13/-
۱۷۳۔ " اہلیہ صاحبہ " 5/4/-
۱۷۴۔ " رضیہ خاتون صاحبہ بیگو سرائے 5/-
۱۷۵۔ " عالم آرا خاتون صاحبہ " 5/-

مجاہدین تحریک جدید متوجہ ہوں

تحریک جدید دفتر اول سال ۲۳؁ ، دفتر دوم سال نمبر ۱۳ کے جن مجاہدین کے وعدہ جات ۳۱ مارچ تک ادا ہو چکے ہیں۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں بغرضِ دُعا پیش کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کی قربانی قبول فرماوے۔ اور انہیں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرماوے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال میں سے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر وصولی چندہ کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ بے شک اکثر دوستوں نے سال کے آخر پر اپنے وعدہ جات کی ادائگی کا تحریر کیا ہے۔ لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی مالی مشکلات اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ مجاہدین اپنے وعدہ جات جلد از جلد ادا فرمادیں۔ اور اِستبقوا الخیرات کا عملی نمونہ پیش کریں۔

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے

زرّین ارشادات

(۱)۔ "بے شک اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور مَیں نے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(۲)۔ "اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنا مشکل نہیں۔ ایمان لانا مشکل ہے۔ جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے اس کیلئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔"

(۳)۔ "مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اُسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے۔"

(۴)۔ "یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان زندہ نہیں رہنا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں۔"

(۵)۔ "یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔"

(۶)۔ "جہان کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہو گا وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو۔"

(۷)۔ "یاد رکھو خدا کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(۸)۔ "جو کہتے ہیں کہ کاش کہ ہم بدر یا احزاب کا موقع پاتے تو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کر دیتے مگر اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ اصل قربانیوں کا میدان اب بھی ان کیلئے کھلا ہے۔ آج بھی اس طرح قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کر سکتے ہیں جس طرح صحابہؓ نے کی۔ مگر تم میں سے کتنے ہیں جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود قربانیوں میں استقلال دکھلاتے اور ہر وقت قربانی کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی میں سُستی اور غفلت سے کام نہیں لیتے۔"

(۹)۔ "تم نے جس شخص کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ تُم اپنی جانیں اور اپنے مال اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تمہاری جانیں اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تُم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پُورا کرو۔ ...... مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائیگا۔ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(۱۰)۔ "جو شخص تنظیم اور تبلیغ کے جہاد میں کام آتا ہے اس کا مقام بہت بلند ہے۔"

وکیل المال تحریک جدید
قادیان